علمائے دعوتِ اسلامی کی بہاریں (حصہ اول)

فیضانِ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

مع

26 ایمان افروز حکایات

علمائے دعوتِ اسلامی کی بہاریں (حصہ اوّل)

فیضانِ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ

مع

26 اِیمان افروز حکایات

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ اِصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

نام کتاب: فیضانِ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ
پیش کش: شعبۂ اصلاحی کتب (اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ)
سِنِ طباعت: محرم الحرام ۱۴۲۹ھ، جنوری 2008ء
ناشر: مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ باب المدینہ (کراچی)

تصدیق نامہ

تاریخ: ۱۸ محرم الحرام ۱۴۲۹ھ حوالہ: ۱۵۱

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلٰوۃ والسلام علٰی سید المرسلین وعلٰی اٰلہ واصحا بہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

"فیضانِ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ"

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

28 - 01 - 2008

E.mail:ilmia26@yahoo.com
www.dawateislami.net Ph:4921389-90-91 Ext:1268

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اِسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطار** قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ اپنے رسالے **''کفن چوروں کے انکشافات''** کے صفحہ 1 پر نقل کرتے ہیں: خَاتَمُ الْمُرسَلین، رَحمۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ الْمُذْنِبِین، اَنیسُ الْغَرِیبِین، سِراجُ السَّالِکِین، مَحبوبِ ربُّ الْعٰلَمِین، جنابِ صادِق واَمِین عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے، **اللّٰہ** تعالیٰ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں: کون **یومِ جُمعرات** اور **شبِ جُمعہ** مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھتا ہے۔

(کنز العمال ج۱ ص۲۵۰ رقم۲۱۷٤ دار الکتب العلمیة بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰهُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

فیضانِ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** آج 35 سے زائد شعبوں میں **سنّتوں کی خدمت** کررہی ہے۔ مَثَلاً مساجد کی تعمیرات، (مُفت) حفظ و ناظرہ، بالِغان کی تعلیمِ قرآن، سنّتوں

بھرے اجتماعات، اِصلاحی کتب کی فراہمی، رُوحانی علاج، جیلوں میں قیدیوں کی اِصلاح، حج وعمرہ پر جانے والوں کے لیے تربیتی اجتماعات کا انعقاد، **درسِ نظامی** (عالم کورس)، **مُفتی کورس**، فتاویٰ جات کا اِجراء، نیکی کی دعوت ساری دُنیا میں عام کرنے کے لئے مَدَنی قافلوں کی ترکیب، وغیرھا۔ اِس **مَدَنی تحریک** کے مَدَنی کاموں کا آغاز آج سے تقریباً پچیس سال قبل ۱۴۰۱ھ بمطابق **1981**ء میں بابُ المدینہ کراچی میں شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت حضرت علاّمہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطار قادِری** رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے چند رُفقاء کے ساتھ کیا۔ **اِس** مَدَنی تحریک **دعوتِ اسلامی** نے **لاکھوں** مسلمانوں بالخصوص نوجوان اسلامی بھائیوں اور بہنوں کی زندگیوں میں **مَدَنی انقلاب** برپا کردیا، کئی بگڑے ہوئے نوجوان **توبہ** کرکے راہِ راست پر آگئے، بے نمازی نہ صرف **نمازی** بلکہ نَمازیں پڑھانے والے (یعنی اِمام مسجد) بن گئے، ماں باپ سے نازیبا رویّہ اختیار کرنے والے **باادب** ہوگئے، کفر کے اندھیروں میں بھٹکنے والوں کو **نورِ اسلام** نصیب ہوا، **یورپی** ممالک کی رنگینیوں کو دیکھنے کے خواہش مند **کعبۃُ الْمُشَرَّفہ وگنبدِ خضریٰ** کی زیارت کے لئے **بےقرار** رہنے لگے، فکرِ آخرت کی مَدَنی سوچ کے **حامل** بن گئے، فُحش رَسائل وڈائجسٹ کے شائقین عُلمائے اَہلسنّت دامت فیوضھم کے رسائل اور دیگر دینی کتب کا **مطالعہ کرنے** لگے، تفریح کی خاطر سفر کے عادی **عاشقانِ رسول** کے ہمراہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے بن گئے اور ''کھاؤ، پیو اور جان بناؤ'' کے نعرے کو

مقصدِ حیات سمجھنے والوں نے اس مَدَنی مقصد کو اپنا لیا کہ (ان شآء اللہ عَزَّوَجَلَّ) **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی پیغام (تادمِ تحریر) دنیا کے کم و بیش **66** مُمالک میں پہنچ چکا ہے۔

دعوتِ اسلامی کی یہ عظیم الشان خدمات بِلا شُبہ اس تحریک کے بانی و امیر حضرت علاّمہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطار قادِری** رَضَوی دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کے لئے **ثوابِ جاریہ** کا ذریعہ ہیں۔ جیسا کہ شرفِ ملت، اُستاذُ العُلَماء حضرت علامہ مولانا **محمد عبدالحکیم شرف قادری** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی لکھتے ہیں: "حدیث شریف میں ہے: **مَنْ اَحْيَا سُنَّتِیْ بَعْدَ مَا اُمِيْتَتْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ** یعنی: جس شخص نے ہماری ایسی سنّت کو رائج کیا جسے ترک کر دیا گیا ہو اس کیلئے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔ اس حدیثِ مبارَک کی روشنی میں اندازہ کیجئے کہ امیرِ دعوتِ اسلامی، حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ اور دعوتِ اسلامی کے مبلغین کو **کتنے شہیدوں کا ثواب ملے گا؟ جن کی مساعیٔ جمیلہ سے لاکھوں افراد نہ صرف نمازی بن گئے ہیں بلکہ سرکارِ دو عالم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم **کی سنّتوں پر عمل پیرا ہو گئے۔**

اِس کامیابی میں جہاں حضرت امیرِ دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی کی شب و روز کوششوں اور ان کے بیانات کا دَخل ہے وہاں **فیضانِ سنّت** کا بھی بڑا عمل دخل ہے، **فیضانِ سنّت** فقیر کے اندازے کے مطابق **پاکستان میں سب سے زیادہ شائع ہونے والی کتاب ہے۔**" (تقریظ بر فیضانِ سنّت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیرِ اہلسنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے **بلند پایہ مقام اور عظمت کا اندازہ امامِ اہلسنّت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے **اس مبارک فتویٰ** سے لگایا جاسکتا ہے۔ (جو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس سُنی حنفی شخص کے بارے میں دیا جس کی خدماتِ دین امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی دینی خدمات سے مماثلت رکھتی تھیں۔)

امامِ اہلِسنّت علیہ رحمۃ الرحمٰن کا مُبارَک فتوٰی

امامِ اہلِسنّت مجددِ دین وملت اعلیٰ حضرت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے **ایک** سُنّی حَنَفی **شخص** کے بارے میں کچھ اس طرح سوال ہوا کہ ہم ایسے شخص سے **عقیدت** رکھیں یا نہیں جس کے بیانات کے اثر سے شرک و بدعات وغیرہ **کافور** ہوتی چلی جاتی ہیں، اور ہزار ہا **مسلمان**، جو ضروری شعائرِ اسلام اور نماز روزوں کے مسائل سے بھی واقفیت نہ رکھتے تھے وہ **خود** یعنی نماز کے مسائل سکھانے کیلئے **درس و بیان کرنے والے** اور **ائمہ مساجد** ہوگئے، اور یہ شخص مختلف اوقات میں مختلف مقامات پر دشمنانِ دین کے مقابلے میں **علی الاعلان جہادِ لسانی** (یعنی زبانی جہاد) کرتا ہے، اگر ایسے شخص کو مسلمان، **عالمِ باعمل** اور انبیاء علیہم السلام کا **وارث** سمجھتے ہوئے کچھ نقد وغیرہ بلا اس کی طمع (یعنی بغیر خواہش) اور درخواست کے **تعظیماً** اُس کی نذر کریں اور اہلِ اسلام ایسے شخص کو **مُعتَقَد علیہ** (یعنی جس شخص سے عقیدت رکھی جائے) تصوّر کریں یا نہیں؟ اور اس نذرا اور تحفہ کے بدلے اجرِ عظیم پائیں گے یا نہیں؟

اِس سوال کا جواب دیتے ہوئے **اعلیٰ حضرت** علیہ رحمۃُ ربِّ العزت **فتاوٰی**

رَضَو یہ جلد 19 کے صفحہ 433 پر لکھتے ہیں[1] : **اگر فی الواقع وہ شخص علمائے اہلسنّت و جماعت** اَیَّدَھُمُ اللہ تعالٰی سے ہے اور جو باتیں حقیقیۃً شرک ہیں اُنہی کے معتقد (یعنی اعتقاد رکھنے والے) کو مشرک کہتا ہے اور اَحکامِ مشرکین میں داخل کرتا ہے اور جو نَو پیدا (یعنی نئی) باتیں مخالفِ شریعت و مُزاحم سنّت (یعنی سنت کو روکنے والی) ایجاد کی گئیں انہیں کو بدعتِ شَرعِیہ ومَذْمومہ وشَنِیْعَہ جانتا اور ان سے نَہی وتَحذیر (یعنی منع کرتا، ڈر سُناتا) ہے، اور شَعائرِ اسلام (مثلاً مساجد، اذان، حج وغیرہ) اور نَماز صلوٰۃ وصِیام (یعنی نماز و روزہ) وغیرہا کے اَحکام صحیح صحیح سکھاتا اور بارعایتِ شرائط وقواعد احتساب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (یعنی باندازِ اَحسن نیکی کا حکم کرنا اور بُرائی سے منع کرنا) بجالاتا ہے، اور وَعظ میں روایاتِ باطلہ، وخُرافاتِ مُختَرعہ (یعنی من گڑھت بکواسات) و بیاناتِ مُشیرۂِ اَوہام (یعنی ایسی باتیں جو وہم پر مبنی ہوں) ومفسِدہ خیالاتِ عوام (یعنی عام لوگوں میں پائے جانے والے غلط خیالات) سے احتراز رکھتا (یعنی بچتا) اور عِلمِ کافی وفَہمِ صافی (یعنی واضِح سمجھ) کے ساتھ ہدایت وارشاد میں ٹھیک مِعیارِ شرع پر چلتا ہے، تو اسے **نہ صرف عالم بلکہ اس زمانہ میں اراکینِ دین وسنّت** (یعنی دین وسنّت کے ستون) **وخُلَفائے رِسالت** عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّحِیَّۃ (یعنی سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ''خلیفہ'' و''نائب'') اور **اَولیائے جنابِ** اَحدیّت آلاء جلّت (یعنی اللہ جل جلالہ کے اولیاءِ

---

[1] اس فتویٰ میں جہاں الفاظ مشکل محسوس ہوئے سَلاسَت وروانی کو مدِّنظر رکھتے ہوئے ان کے معنی درج کردیئے گئے ہیں تاکہ سمجھنے میں آسانی رہے۔

کاملین اور اعلیٰ نعمتوں میں سے) **سمجھنا چاہئے** اور اس کی جو خدمت ہو سکے صلاح وفلاحِ دارین و رِضائے رَبُّ المُشرِقین وخوشنودیِ سیدُ الکونین ہے جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم۔(وَاللّٰہُ سُبحٰنَہ وَ تعالیٰ اَعلَم) (ماخوذ از فتاویٰ رَضویہ شریف، ج۱۹، ص۴۳۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت علیہ رَحمۃ رَبِّ العزت کا یہ مبارَک فتویٰ فی زمانہ **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ **اور ہر وہ سنّی عالم و مُبلِّغ جو اس مُبارَک فتویٰ کے مطابق سنّتوں کی دُھومیں مچاتے ہیں اُن کی ذاتِ مقدسہ کی مکمل عکاسی کرتا ہے۔ اعلیٰ حضرت** علیہ رحمۃ رب العزت نے ایک علاقے یا شہر میں مَدَنی کام کیلئے کوشش فرمانے والے عالِمِ اَہلسنّت کیلئے فرمایا کہ اُنہیں نہ صرف عالم بلکہ اس زمانہ میں **دین وسنّت کا سُتون**، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا **خلیفہ ونائب** اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے **کامل اولیاء** میں سے جاننا چاہیے، تو جس ہستی کو دُنیا **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے نام سے پُکارتی ہو، جن کے **تقویٰ، پرہیزگاری** اور **دینی خدمات** کی دُھوم دنیا کے کونے کونے میں مچ رہی ہو۔ جن کے سنتوں بھرے **بیانات** و پُرتاثیر **تصنیفات وتالیفات** کی بَرَکتوں سے **لاکھوں مسلمانوں بالخصوص نوجوانوں کی زندگی میں مَدَنی انقلاب برپا ہو چکا ہو۔** اُن کے مقام ومرتبے کا کون اندازہ لگا سکتا ہے؟ **اَہلسنّت** کے ایک مشہور مفتی وشیخ الحدیث حضرتِ علّامہ مولانا **منظور احمد فیضی** علیہ رحمۃ اللہ القوی کی تحریر ملاحظہ ہو:

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے سلام ارشاد فرمایا!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo ایک شخص نے **روضۂ مصطفٰی** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم پر حاضری دی اپنی طرف سے **سلام پیش** کیا پھر **امیرِ اَہلسنّت** حضرت مولانا محمد الیاس قادری رضوی دامت بَرَکاتُہم العالیہ کی طرف سے **سلام پیش** کیا تو **زندہ نبی**، جانِ جاں نبی، جانِ جہاں نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے **فرمایا "میرا بھی اُنکو** (یعنی امیر اہلسنّت کو) **سلام کہنا۔" اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ یہ عالم بیداری کی بات ہے۔ اور حضرت** (یعنی امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ) **سے متعلق رویائے صالحہ** (یعنی اچھے خواب) **بہت ہیں۔** اَللّٰهُمَّ زِدْفَزِدْ وَادِمْ وَبَارِكْ فِيْهِ....(والسلام)

رقمہ الفقیر محمد منظور احمد فیضی عفی عنہ غفرلہ خویدم الحدیث بجامعۃ المدینہ کراتشی، ۲۹ ربیع الاول ۱۴۲۵ھ

(**10 رَمَضَانُ الْمُبارَک** (۱۴۲۷ھ 2006) بروز بدھ دوپہر کم وبیش 1:00 بجے احمد پور شرقیہ (پنجاب) میں علّامہ فیضی صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے صاحبزادگان سے جب مذکورہ واقعہ سے متعلق بات ہوئی تو انہوں نے اس کی تصدیق **مع دستخط** اس طرح فرمائی کہ **یہ ایمان افروز واقعہ خود ہمارے والد بزرگوار** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ **کا ہی ہے۔** نجی محفلوں میں بارہا وہ اپنے حوالے سے سنایا کرتے ورنہ اکثر عاجزی فرماتے ہوئے اپنے نام کے اظہار کے بجائے "ایک شخص" کہہ کر خود کو چھپاتے۔ والد بزرگوار رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے سامنے اگر کوئی **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہم العالیہ کے خلاف لَب کُشائی کی کوشش کرتا تو بَرمَلا آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جلال کی کیفیت میں فرماتے، خاموش رہو! میں نے **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہم العالیہ **کو سرکارِ مدینہ** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم **کی بارگاہ میں بہت اچھی حالت میں دیکھا ہے۔ ان کا بارگاہ رسالت** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم **میں کتنا بڑا مقام ہے یہ مجھے معلوم ہے، تم لوگ نہیں جانتے۔**)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب ! صَلَّى اللّٰهُ تعالٰى عَلٰى محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نہ صرف خُود عالم ہیں بلکہ عالِم گَر بھی ہیں۔ چُنانچہ آپ دامت برکاتہم العالیہ کی علم دوستی اور اشاعتِ علمِ دین کی تڑپ کے نتیجے میں **دعوتِ اسلامی** کے زیرِ انتظام **جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ** کی سب سے پہلی شاخ **1995**ء میں نیو کراچی کے علاقے مدرسۃ المدینہ (گودھرا کالونی بابُ المدینہ کراچی) کی دوسری منزل میں کھولی گئی۔ **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ اور مبلغینِ دعوتِ اسلامی کی حصولِ علمِ دین کی بھر پور ترغیب کے نتیجے میں جہاں لاکھوں عاشقانِ رسول، راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی قافلوں** کے مسافر بنے وہیں کثیر تعداد نے باقاعدہ **علمِ دین** کے حُصول کے لئے **جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ** کا بھی رُخ کیا۔ یوں دنیا بھر بالخصوص پاکستان میں **جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ** کی مزید شاخیں کھلتی چلی گئیں۔ تادمِ تحریر **جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ** کی دنیا بھر میں بیسیوں شاخیں قائم ہوچکی ہیں، جن میں صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے **100** سے زائد **جامعات** ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جہاں دیگر اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کی ایمان افروز بہاریں (حکایات) ہیں، وہیں **علماءِ دعوتِ اسلامی** کے بھی مَدَنی ماحول سے وابستگی کے کثیر واقعات ہیں جو اپنے

اندرکشش وانبساط اور ترغیب کا خزانہ سموئے ہوئے ہیں۔ان میں سے ایک مَدَنی اسلامی بھائی کا حلفیہ بیان ہے کہ ’’دامنِ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے وابستہ ہونے کی مجھے ایسی برکتیں نصیب ہوئی کہ مجھ گنہگار کو اب تک 17 مرتبہ **میٹھے میٹھے آقا**، مَدَنی مصطفٰی صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی **زیارت** نصیب ہوچکی ہے۔‘‘ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِک

دعوتِ اسلامی کے علمی،تحقیقی اوراشاعتی ادارے **اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ** کے شعبہ اِصلاحی کُتب نے امّت کی اصلاح و خیر خواہی کے مقدس جذبے کے تَحت **علمائے دعوتِ اسلامی کی بہاروں** کوشائع کرنے کا قصد کیا۔چنانچہ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی تاریخ وِلادت 26 رمضان کی نسبت سے 26 منتخب بہاروں پر مشتمل اس سلسلے کا پہلا رسالہ ’’**فیضانِ امیراہلسنّت**‘‘ کےعنوان سے پیشِ خدمت ہے۔

ہمیں چاہئے کہ اِس رِسالے کو پڑھنے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرلیں ،نُور کے پیکر،تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر،**سلطانِ بَحر و بَر** صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِه**ٖo مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵) **جتنی اچّھی نیّتیں** زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔’’**علماءِ دعوتِ اسلامی**‘‘ کے 16 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ’’**16 نیّتیں**‘‘ پیشِ خدمت ہیں۔

{۱} ہر بارحَمد و {۲} صلوٰۃ اور {۳} تعوُّذ و {۴} تَسمِیہ سے آغاز کروں

گا۔ (اگلے صفحہ کے اُوپر دی ہوئی دوعَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ {۵} حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور {۶} قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا {۷} جہاں جہاں ''اللّٰہ'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور {۸} جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسْمِ مبارَک آئے گا وہاں صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم پڑھوں گا۔ {۹} ہر بہار کے اختتام پر دی گئی دعا، ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی امیرِ اَہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**'' کا معمول بناؤں گا۔ {۱۰} دوسروں کو یہ رسالہ پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ {۱۱} اس حدیثِ پاک ''**تَھَادَوْا تَحَابُّوْا**'' ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔'' {مؤطا امام مالک، ج۲ص ۴۰۷، الحدیث:۱۷۳۱} پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ رسالہ خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔ {۱۲} (اپنے ذاتی نسخے کے) یادداشت والے صفحے پر اہم نکات لکھوں گا۔ {۱۳} (اپنے ذاتی نسخے پر) عندالضرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا۔ {۱۴} اس رسالے کے مطالَعہ کا ثواب ساری اُمّت کو ایصال کروں گا۔ {۱۵} اگر کوئی شرعی غلطی ملی تو تحریری طور پر ناشر یا مصنف کو آگاہ کروں گا۔ (مؤلف وناشرین وغیرہ کو صرف زَبانی اَغلاط بتادینا خاص مفید نہیں ہوتا۔)

شعبہ اِصلاحی کتب، مجلسِ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ {دعوتِ اِسلامی}

﴿1﴾مُفتیٔ دعوت اسلامی

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن مفتی محمد فاروق العطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی [1] زُہد و ورع اور تقویٰ و پرہیزگاری میں اپنی مثال آپ تھے اور اس حدیثِ پاک کے مصداق تھے: ''کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ یعنی دنیا میں اس طرح رہو کہ گویا تم مسافر ہو۔''

(صحیح البخاری،الحدیث٦٤١٦،ج٤،ص٢٢٣،دارالکتب العلمیۃ بیروت)

مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ رحمۃ اللہ الغنی نے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہونے کے بارے میں کچھ یوں بتایا کہ میں نے پہلی مرتبہ گلزارِ حبیب (سولجر بازار باب المدینہ کراچی) میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کی تو وہاں کی جانے والی اِختِتامی رِقّت انگیز **دُعا** سن کر بہُت مُتأَثِّر ہوا بس اس دعا کا انداز پسند آ گیا۔ اس کے بعد دعوتِ اسلامی کی منزلیں طے ہوتی چلی گئیں۔'' **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ

آپ علیہ رحمۃ اللہ الغنی نے 1995ء میں درسِ نظامی کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے **جامعۃ المدینہ** (باب المدینہ کراچی) میں داخلہ لیا۔ درسِ نظامی مکمل کرنے کے بعد اپنے پیرو مُرشد شیخ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے ہاتھوں دستار بندی کا شرف پایا۔ مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ رحمۃ اللہ الغنی نے فتویٰ نویسی کی تربیت

---

[1]: مفتی دعوتِ اسلامی کے تفصیلی حالاتِ زندگی جاننے کے لئے ''**مفتئ دعوت اسلامی**'' نامی کتاب مکتبۃ المدینہ سے ھدیۃً حاصل کیجئے

جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر (بابُ الاسلام سندھ) سے لی اور ۱۵ شعبان، ۱۴۲۱ھ بمطابق 13 نومبر 2001ء کو پہلا فتویٰ لکھا۔ پہلے پہل تقریباً ایک سال دارُ الافتاء اہلسنّت (جامع مسجد کنزُ الایمان' بابری چوک (گرومندر) باب المدینہ کراچی) میں رہے۔ اس کے بعد تقریباً تین سال دارالافتاء نورالعرفان (جامع مسجد سید معصوم شاہ بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری'' نزد پولیس چوکی، کھارادر، باب المدینہ کراچی) میں رہے۔ پھر تقریباً ۱۱ ماہ، مکتب مجلسِ افتاء (عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ) میں رہے۔ آپ کے فتاوٰی کی تعداد تقریباً 4000 ہے۔ اس کے علاوہ تفسیرِ جلالین کا تقریباً 1200 صفحات پر مشتمل عربی حاشیہ بھی لکھا اور تفسیرِ قرآن ''صِراطُ الجنان'' کے چھ پاروں پر بھی کام مکمل کر چکے تھے۔

آپ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں میں بہت فَعّال تھے۔ آپ پہلے پہل کنزالایمان مسجد کے قریبی علاقے پٹیل پاڑا میں بھی رہائش پذیر رہے۔ اِن کے علاقے (اعجاز کالونی، لسبیلہ چوک) کے اسلامی بھائیوں کا بیان ہے کہ ☆ ''مفتیٔ دعوت اسلامی حاجی محمد فاروق عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی انفرادی کوشش سے کئی اسلامی بھائی نمازی بنے، اپنے چہرے پر داڑھیاں سجالیں اور مدنی ماحول سے وابَستہ ہوگئے۔ ☆ یہ بلا ناغہ **صدائے مدینہ** لگایا کرتے تھے اور اپنی رِہائش گاہ واقِع پٹیل پاڑا سے بلال مسجد یا غوثیہ مسجد (لسبیلہ چوک) تک **صدائے مدینہ** لگاتے ہوئے آیا کرتے تھے۔ ☆ **علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت** میں شرکت فرماتے ☆ **مدرسۃُ المدینہ** برائے بالِغان پڑھاتے تھے ☆ ایک مرتبہ ہمارے سامنے اندرونِ سندھ سے آنے والے 50 سے 60 کفار اِن کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے ☆ ان کی ترغیب پر متعدّ د

اسلامی بھائیوں نے اپنے بچوں کو حافظِ قرآن بنایا ☆ اس علاقے میں بعض نوجوان زَبان کی تیزی کی وجہ سے کُفرِیہّ کَلِمات بھی بول جاتے تھے، آپ نے ان پر **انفرادی کوشش** کی اور تجدیدِ ایمان کے بارے میں ان کا ذِہن بنایا تو وہ تائب ہوگئے اور زبان کی احتیاط کرنے والے بن گئے ☆ جتنا عرصہ ہمارے علاقے میں رہے، کبھی اپنی ذات کے لئے کسی سے سُوال نہیں کیا ☆ ہم نے انہیں کبھی فضول گفتگو کرتے نہیں دیکھا ☆ بہت مِلنَسار رہتے ☆ کبھی مُتکَبِّرانہ انداز میں گفتگو کرتے نہیں دیکھا نہ درسِ نظامی سے پہلے نہ بعد میں......

مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کو مَدَنی قافلوں میں سفر کا بڑا جذبہ تھا۔ آپ طالب علمی کے دور میں بھی ہر ماہ **مدنی قافلے** میں سفر کیا کرتے تھے۔ ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: ایک مرتبہ مَدَنی قافِلہ تیّار نہ ہوسکا کیونکہ مقرّرہ وقت پر اسلامی بھائی نہ پہنچ پائے تو مفتیٔ دعوتِ اسلامی علیہ رحمۃ اللہ الغنی مجھے تنہا ہی لیکر مدنی قافلے میں سفر کرنے کیلئے تیار ہوگئے اور ہم دونوں اسلامی بھائی قافلے کے لئے روانہ ہوگئے۔'' **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدنی قافلوں سے قولاً وعملاً بہت **پیار** کیا کرتے تھے۔ اگر ان سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو مسئلہ بیان فرما کر کہتے کہ مزید معلومات کا جذبہ بڑھانے کیلئے مَدَنی قافلہ میں سفر کیجئے۔ نئے پرانے سب اسلامی بھائیوں کو مدنی قافلے کی دعوت دیا کرتے تھے۔ مدنی مشوروں میں بھی اکثر یہ شعر سنایا کرتے۔

فنا اتنا تو ہو جاؤں میں قافلے کی تیاری میں
جو مجھ کو دیکھ لے وہ قافلے کے لیے تیار ہو جائے

مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے شیخِ طریقت **امیر اہل سنت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ **''مدنی انعامات''** پر بھی پابندی سے عمل کیا کرتے تھے۔ان کے گھر والوں کا بیان ہے کہ جب کبھی رات کوکسی کام سے ان کے کمرے میں جانا ہواتو اکثر دیکھا جاتا کہ ان کے پاس مدنی انعام کا کارڈ ہوتا اور یہ اس پر نشان لگا رہے ہوتے۔باب المدینہ (کراچی) کی مجلسِ مدنی انعامات کے ذمّہ دار کا بیان ہے کہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا معمول تھا کہ ہر ماہ پابندی سے سب سے پہلے مدنی انعامات کا کارڈ جمع کرواتے۔مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پابندی سے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کیا کرتے تھے اور مکمل توَجُّہ کے ساتھ بیان وغیرہ سنا کرتے تھے۔اپنی زندگی کی آخری جُمُعَرات بھی اجتماع میں شرکت کی اور ساری رات **فیضان مدینہ** ہی میں رہے۔مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تنظیمی کارکردگی بھی مثالی تھی۔

7فروری 2002ء میں اپنے مرشدِ کامل شیخِ طریقت،امیر اہل سنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّارقادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے ہمراہ حج و زِیارتِ مدینۂ منوّرہ کی **سعادت** سے مُشَرَّف ہوئے۔جب ارکانِ حج ادا کرنے کے بعد **مدنی آقا** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کی سُہانی گھڑیاں آئیں تو آپ کے **مرشدِ کامل** نے جب **گنبدِ خضریٰ** کی زیارت کرانے کے لئے آپ کے جُھکے ہوئے سرکو اوپر اُٹھایا تو آپ نے اپنے مرشدِ کامل مدظلہ العالی کی آنکھوں کی طرف دیکھنا شروع کردیا،یوں گویا آپ کے مرشد کامل گنبدِ خضریٰ کو دیکھ رہے تھے اور مفتیٔ دعوتِ

اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان کی آنکھوں میں گنبدِ خضریٰ کے نظارے کررہے تھے۔

مرشد کی آنکھوں سے روضے کو میں دیکھوں

اور گنبدِ خضرا کے جلوے کو میں دیکھوں

مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ 2002ء میں تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن بنے اور تاحیات مجلسِ شوریٰ میں شامل رہے، اس کے ساتھ ساتھ آپ دعوتِ اسلامی کی مجلس تحقیقاتِ شَرعِیَّہ، مجلس اِفتاء، مجلسِ جامعات المدینہ، مجلس اِجارہ، مجلس مَدَنی مذاکرہ کے نگران اور مجلس مالیات، مجلس برائے الیکٹرانک میڈیا، مجلس مکتبۃ المدینہ، پاکستان انتظامی کابینہ، باب المدینہ مشاورت کے رکن اور تخصص فی الفقہ (مفتی کورس) کے استاذ بھی تھے۔ اکثر فرمایا کرتے کہ: **''مجھے جو عزّت ملی میرے مرشد کا صَدَقہ ہے۔''**

۱۸ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ بمطابق 17 فروری 2006ء جُمُعَہ کو بعد نَمازِ جمعہ اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ) **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے اس مَدَنی بیٹے کی نماز جنازہ پڑھائی اور اپنے ہاتھوں سے قبر میں اُتارا۔ آپ کا مزارِ پُر انوار صحرائے مدینہ نزد ٹول پلازہ سپر ہائی وے باب المدینہ کراچی میں ہے۔

{اللہ عزوجل کی اِن پر رحمت ہو..اور..اِن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم}

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ **سنّتوں بھرے اجتماع** سے متاثر ہوکر دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہونے والے مفتی محمد فاروق عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری اپنے کردار وعمل سے دوسروں کے لئے **قابلِ رشک** بن گئے اور نیکیوں بھری زندگی گزارنے کے بعد اپنے خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس طرح پہنچے کہ ان کے لئے آج بھی **ایصالِ ثواب** کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ دعوتِ اسلامی کے اجتماعات میں نہ صرف خود پابندی سے شرکت کریں بلکہ دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی اجتماع کی دعوت پیش کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

(2) اَمیرِ اہلسنّت کے پُرتاثیر بیان نے عالم بننے کا جذبہ دیا

سردار آباد (فیصل آباد پنجاب) کے مُقیم اسلامی بھائی مفتی محمد قاسم عطّاری مدظلہ العالی کا بیان کچھ یوں ہے کہ میں گھر کے قریب واقع ایک مسجد میں حفظ کا طالبِ علم تھا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مسجد میں جا کر باجماعت **نماز** پڑھنے کا معمول تو تھا مگر میرا سر **عمامہ شریف** سے خالی تھا۔ میرے والد صاحب (جو کہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے) مجھے **عمامہ** شریف باندھنے اور **سنّتوں کی خدمت** کرنے کی ترغیب دیتے مگر میرا ذہن نہ بن پاتا۔ ایک مرتبہ والِد صاحِب مجھے اپنے ساتھ **''ہجویری مسجد''** میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں لے گئے۔ میں وہاں پر ہونے والے سنّتوں بھرے بیان، ذکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ، رقّت انگیز دعا کے دوران شرکائے

اجتماع کی آہ وزاری سے بے حد **متأثر** ہوا۔ میرے دل کی دُنیا زیروزبر ہوگئی۔ چُنانچہ اجتماع سے واپَس گھر پہنچتے ہی میں نے اپنے والد صاحب سے درخواست کی کہ میرے سر پر **سبز سبز عمامہ** شریف سجادیجئے۔ **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! وہ دن اور آج کا دِن یہ سبز سبز عمامہ میرے لباس کا حصہ بن چکا ہے۔

علمِ دین کے عظیم شعبہ سے میری وابَستگی کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ میں نے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (مدینہ ٹاؤن) میں قائم **مدرسۃ المدینہ** کے اندر **شُعبۂ حِفظ** میں داخِلہ لے لیا۔ اس دوران **شیخِ طریقت امیرِ** اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار** قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ کی سنّتوں بھری تالیف **فیضانِ سنّت** میں دیئے گئے علمِ دین کے **فضائل** پڑھ کر میرے دل میں **علمِ دین** حاصل کرنے کا جذبہ پیدا ہوا۔ میں نے پہلی مرتبہ ''سردار آباد (فیصل آباد)'' ہی میں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی زیارت کی۔ وہ اس طرح کہ آپ دامت برکاتہم العالیہ **دعوتِ اسلامی** کے ذمّہ داران کے ''مَدَنی مشورہ'' میں تشریف لائے تھے۔ مجھے قریب سے آپ دامت برکاتہم العالیہ کی زیارت کا بہت **شوق** تھا چُنانچہ میں ''مَدَنی مشورہ'' شروع ہونے سے پہلے ہی آگے جاکر بیٹھ گیا۔ جب **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ تشریف لائے تو فرمایا: جو پہلے سے آگے آکر بیٹھے، انہوں نے تو صحیح کیا مگر جو کندھے پھلانگتے، دھکّے دیتے ہوئے آگے پہنچے، اُنہوں نے غلط کیا اور مسلمان کو تکلیف پہنچائی، لہٰذا وہ **توبہ** کریں۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ کی یہ بات سُن کر

میں بے حد **متاثر** ہوا کہ اُنہوں نے آتے ہی شریعت کا بہُت پیارا حُکم سُنا کر ''احترامِ مُسلِم'' کا درس دِیا اور یوں میں اُن کا دل وجان سے **گرویدہ** ہوگیا۔ طریقت کے حوالے سے ایک تصور جو میرے ذہن میں تھا کہ پیر کو تقویٰ و پرہیز گاری کی **اعلیٰ مثال** ہونا چاہیے، **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کو میں نے اِس سے **بڑھ** کر پایا۔ چُنانچہ میں آپ دامت برکاتہم العالیہ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہوکر **عطّاری** بن گیا۔ **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے حفظ بھی **مکمل** کرلیا۔

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ **مرکزالاولیاء** لاہور میں ہونے والے **سنّتوں بھرے اجتماع** میں تشریف لائے تو مجھے بھی وہاں حاضِری کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ نے وہاں **علمِ دین کے فضائل** پر بیان کیا، علم کا تو میں پہلے ہی سے پیاسا تھا، مگر اس بیان کو سُن کر تو میں نے دل میں تہیہ کرلیا کہ **اب مجھے عالِم ہی بننا ہے**۔ میں نے کچھ ہی دن پہلے میٹرک کا امتحان دیا تھا۔ پہلے تو میں نے **عاشقانِ رسول** کے ہمراہ **دعوتِ اسلامی** کے 30 دن کے **مَدَنی قافلے** میں سفر کیا پھر درسِ نظامی میں داخِلہ لے لیا۔ اِس دوران دعوتِ اسلامی کا **مَدَنی کام** بھی کرتا رہا۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد **جامعۃ المدینہ** (فیضانِ عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گلستانِ جوہر بابُ المدینہ کراچی) میں **تقریباً 5 سال تک** (منتہی درجات ودورۂ حدیث میں) **تدریس** کی سعادت ملی پھر جامعۃ المدینہ (عالَمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ** کراچی) میں (منتہی درجات ودورۂ حدیث اور تخصص فی الفقہ میں) **2 سال**

بطورِ **مُدرِّس** خدمات سرانجام دیں۔ اس کے ساتھ ساتھ دارالافتاء اہلسنّت میں (بطورِ **مفتی ومُصَدِّق**) خدمتِ افتاء کا سلسلہ رہا۔ ۱۴۲۸ھ میں ذاتی مجبوری کی بنا پر **سردار آباد** واپسی ہوئی ۔تادمِ تحریر **جامعۃ المدینہ** (فیضان مدینہ سردار آباد) میں (منتہی درجات ودورۂ حدیث میں) **تدریس** کے ساتھ ساتھ دارالافتاء اہلسنّت (سردار آباد) میں (بطورِ **مفتی ومُصَدِّق**) دین کی خدمت کررہا ہوں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کی بَرَکت سے کس طرح مذکورہ مُفتی صاحب **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہوئے۔اس لئے ہمیں بھی چاہیئے کہ **سنّتوں بھرے اجتماع** میں نہ صرف خود شریک ہوں بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو دعوت دے کر بلکہ گھروں سے بلا کر ساتھ لیتے آئیں ۔اگر کوئی ہماری **اِنفرادی کوشش** سے دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہوگیا تو ہمارے لئے بھی ثوابِ جاریہ کا عظیم ذریعہ بن جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ مَدَنی کام کے دوران شرعی احکامات کی پاسداری کرنے میں دنیا وآخرت کی ڈھیروں بھلائیاں پوشیدہ ہیں جیسا کہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے جب **مَدَنی مشورے** میں شرعی حکم بیان کیا اور **توبہ** کی ترغیب دی تو یہ اسلامی بھائی کس قدر **متأثر** ہوئے تھے۔علاوہ ازیں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے علم کے فضائل پر مشتمل بیان

سن کراس اسلامی بھائی کا ذہن بنااور یہ اوّلاً **عالم** پھر **مُدَرِّس و مفتی** بنے، اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم ہر مسلمان کو **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے **بیانات** کی کیسٹیں، وی سی ڈیز سننے کی خوب خوب ترغیب دیں۔

اللّٰہ عزّوجلّ **کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

(3) کالج کا اسٹوڈنٹ مفتی کیسے بنا؟

ضلع ساہیوال (پنجاب) کی تحصیل چیچہ وطنی کے مقیم اسلامی بھائی مُفتی فیض رسول عطّاری مُدَّ ظلہ العالی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میرے والدِ بُزُرگوار عالمِ دین تھےاور گاؤں کی مسجد میں امامت فرماتے تھے۔ایک روز والدِ محترم ایک ضخیم کتاب بنام **''فیضانِ سنّت''** لائے اور مجھے فرمایا کہ روزانہ مسجد میں اس کا **درس** دیا کرو۔میری عمر اُس وقت تقریباً15 سال تھی اور ساتویں جماعت میں پڑھتا تھا۔**3** سال بعد والد صاحب کے حکم پر مزید دنیوی تعلیم کی غرض سے ''بُورے والا'' (عطّاروالا) میں اقامت اختیار کی اور اپنے والد صاحب کے ایک دوست (جو امام مسجد تھے) کے ساتھ ان کے حُجرے میں رہنے لگا۔ایک روز ہماری مسجد میں سبز عمامے والے چند اسلامی بھائی پوسٹر لگانے آئے جس میں **ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع** کی دعوت پیش کی گئی تھی۔ میں نے اُن سے تفصیلات **معلوم** کیں تو انہوں نے بڑی محبت کے ساتھ بورے والا شہر سطح پر ہونے والے دعوتِ اسلامی کے **سنّتوں بھرے اجتماع** کی دعوت پیش فرمائی۔حُسنِ اخلاق کی شیرینی سے تربتر دعوت میں کچھ ایسی تاثیر تھی کہ میں آنے والی جمعرات بریلوی

مسجد (حبیب کالونی) میں **سنّتوں بھرے اجتماع** میں جا پہنچا۔ وہاں کے مسحور کُن مَدَنی ماحول، ذکر و نعت، سنّتوں بھرے بیانات اور رقت انگیز دعا نے مجھے ایک نئی روحانی لذّت سے آشنا کیا۔ اگلی جمعرات بھی میں سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوا مگر اس مرتبہ میں اکیلا نہیں تھا بلکہ دعوت دے کر کئی اسلامی بھائیوں کو ساتھ لے گیا تھا۔ وقت کے ساتھ ساتھ میں **مَدَنی ماحول** کے قریب سے قریب تَر ہوتا چلا گیا۔ میرے جذبے اور کوشش کو دیکھتے ہوئے مجھے ''اِحاطہ شاہ نواز مسجد'' کا **ذیلی نگراں** بنا دیا گیا۔ **مَدَنی کام** کرنے کا سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ میں نے میٹرک کر لیا۔ پھر میں کم و بیش ایک سال کیلئے اپنے گھر (چیچہ وطنی) چلا آیا۔

اپنے شہر میں بھی **دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں** کی ترکیب رہی۔ ہر ماہ **مَدَنی قافلے** میں سفر اور روزانہ **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کا ایک بیان سُننے کی بَرَکت سے میرے شب و روز **رضائے الٰہی** عَزَّوَجَلَّ پانے کی کوششوں میں بسر ہونے لگے۔ پھر میں نے کالج میں داخِلہ لے لیا۔ مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کے باوجود ابھی تک کسی کا مرید نہیں بنا تھا۔ میں کسی صاحبِ کرامت مردِ قلندر کی تلاش میں تھا۔ پھر جب مرکز الاولیاء (لاہور) میں مینار پاکستان میدان میں دعوتِ اسلامی کا سنّتوں بھرا اجتماع ہوا تو میں پہلی بار شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادِری رضوی** دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ آپ دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کے نورانی چہرے پر نظر پڑتے ہی دل نے گواہی دی کہ یہ

ہی وہ مردِ قلندر ہیں جن کی مجھے تلاش تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ان کے ذریعے سلسلہ قادِریہ رضویہ میں داخل ہوکر **''عطاری''** بن گیا۔ مرشدِ کامل کی توجہ نے دل کی دُنیا ہی بدل ڈالی۔ میں نے والدین سے اجازت لے کر 1994ء میں **درسِ نظامی** (یعنی عالم کورس) کیلئے داخلہ لے لیا اور غالباً 2001ء میں مجھے عالم کی سَنَد ملی، اس دوران فتویٰ نویسی کی بھی تربیت حاصل کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ پیرومرشد **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کے فیضان سے تقریباً 6 سال سے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی میں (درس نظامی کے منتہی درجات، دورہ حدیث شریف، تخصص فی الفقہ اور تخصص فی الفنون میں) تدریس کے فرائض انجام دے رہا ہوں اور **دعوتِ اسلامی** کی مجلس تحقیقاتِ شرعیہ میں **بطورِ مفتی** رُکنیت بھی حاصل ہے۔

دعوتِ اسلامی کی قَیّوم دونوں جہاں میں مچ جائے دُھوم
اس پہ فدا ہو بچہ بچہ یا اللہ (عزوجل) میری جھولی بھر دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی زِیارت اور **دعوتِ اسلامی** کا **مَدَنی کام** کرنے کی برکت سے ایک عام سا نوجوان ترقی کرتے کرتے **عالم و مفتی** کے عظیم منصب پر فائز ہوگیا۔

اللہ عزوجل کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

(4) مدرسۃ المدینہ (بالغان) پڑھانے والا مفتی کیسے بنا؟

بابُ المدینہ (کراچی) کے مقیم اسلامی بھائی مُفتی فضیل رضا عطّاری مُدَّظلہ العالی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں نے 14 سال کی عمر میں میٹرک پاس کیا اور مزید تعلیم کے لئے کالج جا پہنچا۔ میرا اکثر وقت عام نوجوانوں کی طرح دوستوں کے ساتھ گپ شپ لڑاتے یا کرکٹ وغیرہ کھیلنے میں گزرتا۔ ہمارے علاقے میں **سبز عمامہ** اور **سفید لباس** میں ملبوس ایک **عاشقِ رسول** اکثر بڑی محبت سے ملتے اور تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتیں بتاتے اور مجھے بھی یہ ماحول اپنانے کی ترغیب دیتے۔ میں ان کے محبت بھرے مَدَنی انداز سے متاثر تو بہت تھا مگر طویل عرصہ تک کوئی پیش قدمی نہ کر پایا۔ بالآخر میں ان کی **انفرادی کوشش** کی بَرَکت سے مسجد میں بعدِ نمازِ عشاء قائم کئے جانے والے **مدرسۃ المدینہ** (بالغان) میں شرکت کرنے لگا۔ میں جسمانی طور پر کمزور ہونے کی وجہ سے اپنی اصل عمر سے بہت چھوٹا دکھائی دیتا تھا، اس لئے مجھے الگ سے بٹھا کر پڑھایا جاتا۔ اسی وجہ سے ایک بار مجھے مدرسے میں پڑھانے سے معذرت بھی کر لی گئی۔ کیونکہ وہاں بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں کی ترکیب تھی۔ مگر میں نے ہمت نہ ہاری اور دوبارہ داخلے کی کوشش کرتا رہا۔ میرے جذبے کو دیکھتے ہوئے مجھے دوبارہ داخلہ دے دیا گیا۔ میں **عاشقانِ رسول** کی صحبت میں دُرُست قراٰن پڑھنا سیکھ گیا۔

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی برکت سے باجماعت نماز پڑھنے کے ساتھ ساتھ سنّتوں پر عمل کا جذبہ بھی ملا۔ جلد ہی میں شیخِ طریقت، **امیرِ اہلسنّت** بانیِ

دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطار قادِری رضوی** دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کے ذریعے مرید ہوکر''**عطاری**'' بن گیا۔میں کم وبیش 8 سال **مدرسۃ المدینہ** (بالغان) میں قرآن پاک صحیح مخارج کے ساتھ پڑھانے کی سعادت پاتا رہا۔اس دوران میں نے دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام ہونے والے **اجتماعی اعتکاف** میں بھی شرکت کی اور نیکیوں کی مزید رغبت پائی ۔میں نے **1996ء** میں درسِ نظامی کرنا شروع کر دیا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ **2003ء** میں فارغ التحصیل ہوا۔اس دوران فتویٰ نویسی کی بھی تربیت لے چکا تھا۔پیرومرشد کی شفقت سے **مجلس تحقیقاتِ شرعیہ** کے رُکن کی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دینے کے ساتھ **دارالافتاء** اہلسنّت (کنزالایمان) میں تادمِ تحریر بطورِ **مُفتی ومصدِّق** خدمتِ افتاء کی سعادت حاصل ہے۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی
صدقہ تجھے اے ربِّ غفار مدینے کا

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے **مدرسۃ المدینہ** (بالغان) پڑھاتے پڑھاتے **توجہِ مُرشِد** کی برکت سے کالج میں پڑھنے والے **مذکورہ اسلامی بھائی مفتی ومصدِّق بن گئے**۔**الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ!تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے تحت **قرانِ پاک** کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے مختلف مساجد وغیرہ میں عُمُوماً بعد نمازِ عشاء **ہزارہا مدرسۃ المدینہ** بالغان کی ترکیب ہوتی ہے۔جن میں بڑی عمر کے اسلامی بھائی صحیح مخارج سے حروف کی درست ادائیگی کے

ساتھ قرآن کریم سیکھتے اور دعائیں یاد کرتے، نمازیں وغیرہ درست کرتے اور سُنّتوں کی تعلیم مفت حاصل کرتے ہیں۔آپ بھی ان **مدارس المدینہ** (بالغان) میں پڑھنے یا پڑھانے کی نیت کر لیجئے۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

(5) مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گیا

مرکز الاولیاء (لاہور) کے ایک اسلامی بھائی محمد شاہد العطاری المدنی (عمر تقریباً ۳۳ سال) کا بیان کچھ یوں ہے: میرے والدِ گرامی صوم وصلوٰۃ کے پابند باشرع مسلمان تھے۔اس لئے گھر کا ماحول بھی دینی تھا۔مجھے ایک ایسی **تحریک** کی تلاش تھی جس سے وابَستہ ہوکر دین کی خدمت کرسکوں۔الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ جلد ہی مجھے ایسی تحریک مل گئی اور وہ تھی تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی**۔ جنوری 1992ء کی بات ہے کہ میں نمازِ عشاء پڑھنے کے لئے جامع مسجد محمدی (نشاط کالونی لاہور کینٹ) میں حاضر ہوا۔نماز پڑھنے کے بعد سفید لباس میں ملبوس سبز عمامے والے **تین اسلامی بھائیوں** سے مُلاقات ہوئی۔انہوں نے مجھ پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** کی دعوت پیش کی۔اُن دِنوں میں میٹرک کے **امتحان** کی تیاری میں مصروف تھا،لہٰذا معذرت کر لی۔اُن میں سے ایک نے مجھے مثال دے کر سمجھایا: ''پیارے اسلامی بھائی! اگر کوئی ہمیں یہ دعوت دے کہ فُلاں مقام پر آیئے گا، آپ کو بھاری رقم پیش کی جائے گی تو شاید ہم اُسی وقت اپنے سب کام چھوڑ کر وہاں چلے جائیں مگر افسوس کہ ڈھیروں

ثواب کمانے کے لئے ہم کسی جگہ جانے کے لئے جلد تیّار نہیں ہوتے۔'' اُن کے یہ الفاظ میرے دل کی گہرائیوں میں اُتر گئے اور میں نے فوراً اجتماع میں شرکت کی حامی بھرلی۔ جب میں جمعرات کو آرا ے بازار پہنچا جہاں سے اجتماع میں جانے کے لئے گاڑی چلتی تھی تو گاڑی نکل چُکی تھی کیونکہ مجھے کچھ تاخیر ہوگئی تھی۔ میں کفِ افسوس ملتا ہوا واپَس ہولیا۔ مسجد میں گیا تو ایک نَمازی سے معلوم ہوا کہ دعوتِ اسلامی کے بانی، شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری دامت برکاتہم العالیہ نے **فیضانِ سنّت** کے نام سے ایک ضخیم کتاب تالیف فرمائی ہے۔ میں نے وہ کتاب لی اور پڑھنا شروع کردی۔ کتاب کے شروع میں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے مختصر حالاتِ زندگی دیئے گئے تھے۔ جنہیں پڑھ کر امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے **تقویٰ وپرہیز گاری** کے اَنوار سے میری آنکھیں خیرہ ہوگئیں، میرے دل میں **عقیدت** کے طوفان مچلنے لگے اور آنکھوں سے **آنسو** جاری ہوگئے کہ اِس پُرفتن دور میں بھی ایسے اللہ والے موجود ہیں۔ میں نے پختہ ارادہ کرلیا کہ آئندہ جمعرات ضرور اجتماع میں جاؤں گا۔

دوسری جمعرات جب میں اجتماع میں جانے کے لئے اسپیشل گاڑی میں سوار ہوا تو اسلامی بھائیوں نے میری بھرپور **حوصلہ افزائی** فرمائی۔ راستہ بھر **نعتِ رسولِ مقبول** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم پڑھی جاتی رہی۔ **عاشقانِ رسول** کی صحبت میں مجھے سفر کا اتنا **لُطف** آیا کہ مجھے ایسا لگا جیسے میں **جنّت** میں آگیا ہوں۔ **سنّتِ مصطفٰے** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے آراستہ نورانی چہرے، **گنبدِ خضریٰ** کے سبز رنگ کی نسبت

رکھنے والے سبز سبز عمامے مجھے بہت اچھے لگے۔اجتماع میں سنّتوں بھرے **بیان**، حلقۂ **ذکر** اور اجتماعی **دُعا** نے میرے دل ودماغ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ بس وہ دن اور آج کا دن! میں **دعوتِ اسلامی کا ہوکر رہ گیا**۔ کچھ عرصے بعد **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ مرکزالاولیاء تشریف لائے تو ان سے بیعت کرکے **عطّاری** بھی بن گیا۔

میٹرک کے بعد گھر والوں نے مجھے **کالج** میں داخل کروادیا۔مگر میرا وہاں **دل نہ لگا** کیونکہ **فیضانِ سنّت** سے **علم وعلماء** کے فضائل پڑھ کر میرے دل میں **عالم** بننے کا شوق پیدا ہوچُکا تھا۔والِد صاحب نے میرا رُجحان دیکھ کر مجھے درسِ نظامی کرنے کی اجازت دے دی۔ چُنانچہ میں نے 1993ء میں ایک سُنّی دارالعلوم میں داخلہ لے لیا۔ جہاں پڑھائی کے ساتھ ساتھ میں شہر سطح کے خادِم (نگران) کے طور پر **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی کام بھی کرتا رہا۔ایک رات میں سویا تو خواب میں اپنے پیارے پیارے مُرشِد **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا دیدار ہوا۔آپ نے کچھ اس طرح دریافت فرمایا: ''درسِ نظامی کرنے کے بعد **کیا ارادہ ہے؟**'' میں نے عرض کی: ''میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوجاؤں گا پھر **جو آپ حُکم فرمائیں؟**'' اس وقت سے میرا ذہن بن گیا کہ خُود کو **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں پیش کردوں گا۔ پھر جب میں فارغ التحصیل ہونے کے بعد باب المدینہ کراچی آنے لگا تو میری **والِدہ محترمہ** نے کچھ یوں فرمایا: ''امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں میری طرف سے عرض کرنا کہ **میں نے اپنا بیٹا آپ کو سونپا۔**''

جون 2002ء میں **باب المدینہ** آنے کے بعد سب سے پہلے میں نے

قافلہ کورس کیا اور **مَدَنی قافلوں** میں سفر کرتا رہا۔ تقریباً 103 دن کے بعد جب میں **بارگاہِ امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ میں حاضر ہوا تو آپ دامت برکاتہم العالیہ نے پہلے مجھ سے سنِ فراغت پوچھا، پھر مَدَنی قافلہ کورس کے بارے میں دریافت کرنے اور فقہ میں میری دلچسپی جاننے کے بعد فرمانے لگے: **''کیا آپ کو دارالافتاء بھیج دوں؟''** میں نے عرض کی: **''جو آپ کا حُکم!''** چُنانچہ میں تخصص فی الفقہ (مفتی کورس) کرنے اور دارالافتاء اہلسنّت (بابری چوک گرومندر باب المدینہ کراچی) میں **فتویٰ نویسی** کی خدمت سرانجام دینے لگا۔ میری خوش نصیبی کہ ۱۹ جمادی الآخر ۱۴۲۴ھ/ 18 اگست 2003ء کو افتاء کی مزید تربیت کے لیے مجھے دارالافتاء اہل سنت نورالعرفان (سید معصوم شاہ بخاری مسجد، نزد پولیس چوکی کھارادر، باب المدینہ کراچی) بھیج دیا گیا جہاں مجھے استاذی المکرّم، مفتیٔ **دعوتِ اسلامی**، مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مرحوم رکن، الحافظ، القاری، مفتی ابوعمر **محمد فاروق العطاری المدنی** علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی رفاقت نصیب ہوئی۔ اسی دوران ایک سال جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ میں تدریس بھی کی۔ فی الوقت مجھے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی نگاہِ کرم کے صدقے دعوتِ اسلامی کی **مرکزی مجلسِ شوریٰ، پاکستان انتظامی کابینہ، باب المدینہ مشاورت** کے ساتھ ساتھ کئی دیگر مجالس مثلاً مجلس المدینۃ العلمیۃ، مجلس دارالافتاء، مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ میں **رکنیت** حاصل ہے۔ جبکہ مجلس جامعات المدینہ اور مجلس مَدَنی مذاکرہ کے خادِم (نگران) کے طور پر خدمتِ دین کی سعادت حاصل ہے۔

اللہ عزوجل **کی امیرِ اَہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **اِنفِرادی کوشش** سے کتنا فائدہ ہوتا ہے! تین اسلامی بھائیوں کی انفرادی کوشش سے **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شریک ہونے والے یہ نوجوان اسلامی بھائی نہ صرف **عالِم** بلکہ ترقی کرتے کرتے دعوتِ اسلامی کی مرکزی **مجلسِ شورٰی** کے رُکن بن گئے۔ لِھٰذا ہر مسلمان پر اِنفِرادی کوشش کرنا اوران کونَمازوں کی دعوت دینا چاہیے۔ کیا **معلوم** ہمارے چند الفاظ کسی کی آخرت سنوارنے کا **وسیلہ** بن جائیں۔ اجتماع وغیرہ کیلئے اگر بس یا ویگن میں آئیں تو ڈرائیور وکنڈیکٹر کو بھی شرکت کی درخواست کرنی چاہیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(6) رُکنِ شورٰی بن گئے

گلزارِ طیبہ (سرگودھا، پنجاب) کےایک اسلامی بھائی محمد عقیل العطاری المدنی (عمر تقریباً 30 سال) کا بیان کچھ یوں ہے: میں نے 1994ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا تو والدِ محترم نے درسِ نظامی کرنے کا حُکم دیا۔ چنانچہ میں نے ایک سُنّی دارالعلوم میں داخلہ لے لیا۔ وہاں میری ملاقات **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ چند اسلامی بھائیوں سے ہوئی۔ وہ اُسی دارالعلوم میں پڑھتے تھے۔ان کے **حُسنِ اخلاق** اور **ملنساری** نے مجھے بہت متأثر کیا۔ اُن کی ترغیب پر میں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شریک ہوا۔ وہاں کی پاکیزہ فضا اور دیگر اسلامی بھائیوں سے ملاقات نے سونے پہ سہاگہ کا کام کیا۔ میں بھی **فیضانِ سنّت** کا درس دینے اور سُننے کی سعادت پانے لگا۔ ہر پندرہ دن بعد گھر آتا تو اسلامی بھائیوں سے **مُلاقات** کے

شوق سے بے تاب ہوکر اپنے شہر میں بھی خُود اسلامی بھائیوں سے ملنے پہنچ جاتا۔ یوں رفاقت کی منزلیں طے کرتے کرتے میں مکمل طور پر **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہوگیا۔ **الحمدللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سر پر **سبز عمامہ** بھی سجالیا اور **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے بیعت ہوکر **عطّاری** بھی بن گیا۔

درسِ نظامی مکمل کرنے کے بعد دعوتِ اسلامی کے مفتیانِ کرام کی انفرادی کوششوں کے نتیجے میں **باب المدینہ** کراچی پہنچا اور **جامعۃ المدینہ** میں تخصص فی الفقہ (مفتی کورس) میں داخلہ لے لیا۔ پیرو مُرشد امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے نگاہِ فیض اثر سے دعوتِ اسلامی کے دیگر مَدَنی کاموں کے ساتھ ساتھ **ہر ماہ مَدَنی قافلے** میں سفر کا بھی سلسلہ رہا۔ پھر مجھ پر کرم کی ایسی برکھا برسی کہ میں نے یک مشت 12 ماہ، پھر عُمر بھر کے لئے خُود کو **مَدَنی مرکز** کے سامنے پیش کر دیا۔ (تادمِ تحریر) امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی غلامی کی برکت سے دعوتِ اسلامی کی **مرکزی مجلسِ شوریٰ**، **پاکستان انتظامی کابینہ**، **باب المدینہ مشاورت** کے ساتھ ساتھ کئی دیگر مجالس مثلاً مجلس المدینۃ العلمیۃ، مجلس مکتبۃ المدینہ، مجلس دارالافتاء میں **رکنیت** حاصل ہے۔ جبکہ مجلس اجارہ اور مجلس المدینۃ العلمیۃ کے خادِم (نگران) کے طور پر خدمتِ دین کی سعادت حاصل ہے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **عاشِقانِ رسول** کی صحبت

نے کس طرح ایک ہیرے کو ایسا چمکایا کہ وہ دعوتِ اسلامی کی مرکزی **مجلسِ شوریٰ** کا رُکن بن کر **نُورِ امیرِ اہلسنّت** سے جگمگانے لگا! اس میں کوئی شک نہیں کہ صُحبت ضَرور رنگ لاتی ہے، اچّھی صُحبت اچّھا اور بُری صُحبت بُرا بناتی ہے۔ لہٰذا ہمیشہ **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت اختیار کرنی چاہئے۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(7) خوابِ غفلت سے جگا دیا

بابُ الاسلام (سندھ) کے ایک اسلامی بھائی علی اصغر العطاری المدنی (عمر تقریباً 29سال) کا بیان ہے: یہ 1992ء کی بات ہے جب میں اپنے آبائی شہر ''**جُھڈّو**'' کے گورنمنٹ ہائی اسکول میں نویں کلاس کا طالبِ عِلم تھا۔ میرے کردار میں ہونے والی تبدیلی اسکول کے اساتذہ اور طلباء کے لئے حیرت کا باعث تھی، وہ سب حیران تھے کہ اچانک اس لڑکے کا لب ولہجہ، طور طریقہ، گفتار و کردار سب کس طرح تبدیل ہوگیا ہے؟ ان کی حیرانگی کا باعث یہ تھا کہ **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ میں گناہوں بھری زندگی ترک کر کے **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو چکا تھا۔

میرے مدنی ماحول میں آنے کا راستہ کچھ اس طرح بنا کہ میرے والِد صاحب مسجد میں نماز پڑھنے جاتے تو میں بھی ساتھ چلا جاتا۔ وہاں مغرب کی نماز کے بعد سبز عمامے والے ایک اسلامی بھائی **فیضان سنت** کا درس دینے کے لئے آیا کرتے تھے۔ اس وقت ہمارے شہر میں گنتی کے چند اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے۔ میں بھی ان کے درس میں بیٹھ جاتا تھا۔ ایک دن درس دینے کے بعد وہ

مجھ سمیت دیگر شرکاءِ درس سے کہنے لگے کہ چونکہ میں دُور سے آتا ہوں، کبھی غیر حاضری بھی ہو جاتی ہے، اس لئے اگر آپ لوگ بھی درس کا **طریقہ سیکھ** لیں تو بہت مُفید رہے گا کہ اگر میں کسی دن نہ پہنچ پاؤں تو درس کا ناغہ نہ ہو۔ تجویز معقول تھی لہٰذا سب تیار ہوگئے اور مجھ سمیت تقریباً 4 افراد نے درس کا طریقہ سیکھنا شروع کیا۔ کچھ ہی دِن بعد وہ اسلامی بھائی کسی وجہ سے نہ آسکے۔ مسجد میں فیضان سنت بھی موجود نہیں تھی لیکن گزشتہ روز **دُرُود پاک** کی فضیلت پر درس میں جو واقعہ بیان ہوا تھا وہ مجھے اچھی طرح یاد تھا۔ میں ہمت کر کے کھڑا ہوا اور وہی حِکایت سُنا کر زندگی کا **پہلا بیان** کرنے کی سعادت حاصل کی۔ کچھ دنوں بعد فیضان سنت بھی دستیاب ہو گئی۔ جب کبھی وہ اسلامی بھائی درس کے لئے نہ پہنچ پاتے تو میں درس دیا کرتا۔ وہ مبلغ اسلامی بھائی درس کے بعد وہیں بیٹھ کر ہم پر مختلف **مَدَنی کاموں میں** حصہ لینے کے لئے انفرادی کوشش کیا کرتے اور ہمیں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے بارے میں بھی بتایا کرتے۔ (اللہ تعالیٰ انہیں دونوں جہاں میں آباد رکھے۔)

تقریباً 3 ماہ بعد ہمیں یہ خوشخبری سننے کو ملی کہ قبلہ شیخ طریقت **امیر اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سنتوں بھرے اجتماع میں بیان کرنے کے لئے میر پور خاص تشریف لا رہے ہیں۔ اُنہی اسلامی بھائی نے ہمیں اس عظیم الشان **سنّتوں بھرے اجتماع میں** شریک ہونے کی دعوت دی اور حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے فضائل و کمالات بیان کرتے ہوئے شیخ طریقت امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کے ذریعہ سلسلۂ **قادریہ رضویہ عطاریہ** میں داخل ہونے کی ترغیب بھی دی۔ میں نے بمشکل گھر سے اس

اجتماع میں شریک ہونے کی اجازت حاصل کی اور بڑی شدت سے سنّتوں بھرے اجتماع کی تاریخ کا انتظار کرنے لگا۔

مقررہ تاریخ کو ہمارے شہر سے **عاشقانِ رسول** کا بہت بڑا قافلہ دُرُود و سلام کے گجرے نچھاور کرتا ، سرکارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وواٰلہ وسلم کی نعتیں پڑھتا ہوا تقریباً 63 کلومیٹر دور واقع سندھ کے مشہور شہر میر پور خاص کی طرف روانہ ہوگیا۔ میں بھی اِن خوش نصیبوں میں شامل تھا۔ شہر بھر میں **رونقیں** تھیں جدھر دیکھتے عماموں کا **سبزہ** دکھائی دیتا۔ اجتماع گاہ میں پہنچے تو وہاں بھی بہت رش تھا۔ میں نے بہت کوشش کی کہ آگے جا کر بیان سنوں تا کہ قبلہ شیخ طریقت امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کی **زیارت** بھی ہو سکے مگر میں کامیاب نہ ہوسکا اور **دیدارِ امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے محروم رہا۔ بیان کے اختتام پر قبلہ شیخ طریقت، امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ نے **اجتماعی توبہ** کروانے کے بعد **بیعت** کروائی تو میں بھی دامن امیر اہلسنّت سے وابستہ ہو کر **عطّاری** بن گیا اور حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی کا پٹہ اپنے گلے میں ڈال لیا،

جمیل قادری سو جان سے قربان مرشد پر
بنایا جس نے مجھ جیسے کو بندہ غوث اعظم کا

الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ میں دن بدن اس مدنی ماحول کے رنگ میں رنگتا چلا گیا۔ میں چونکہ ناظرہ قرآن پاک پڑھنا نہیں جانتا تھا لہٰذا میں نے بعدِ نمازِ عشاء قائم ہونے والے **مدرسۃ المدینہ** (بالغان) میں قران پاک صحیح مَخارِج کے ساتھ پڑھنے

کی کوششیں بھی شروع کر دیں۔آہستہ آہستہ **فیضانِ سنّت** سے درس دینے کی ذمہ داری بھی مستقل طور پر مجھے عطا کر دی گئی۔ پھر دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں **بیان** کی سعادت بھی ملنا شروع ہوگئی۔ چونکہ علمِ دین کے حصول کی ترغیب اس مدنی ماحول کی برکتوں میں سے ایک عظیم برکت ہے چنانچہ جب کبھی ہم ہفتہ وار اور سالانہ سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی ترغیب کے لئے کسی کو فیضان سنت سے علمِ دین کے فضائل پڑھ کر سُناتے تو اپنے منہ میں بھی پانی آجاتا اور دِل میں **عالم** بننے کی خواہش مچلنے لگتی۔

باب المدینہ کراچی سے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرتے ہوئے ہمارے شہر میں آیا کرتے۔ درسِ نظامی کی اصطلاح بھی پہلی بار انہی کی زبانی سُنی اور انہی کے ذریعے معلوم ہوا کہ **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ باب المدینہ میں **دعوتِ اسلامی** کے تحت درسِ نظامی یعنی عالم کورس شروع ہو چکا ہے۔ میں انٹر سائنس کا امتحان پاس کر چکا تھا۔ والد صاحب کے انتقال کے بعد بڑے بھائی گھر کے واحد کفیل تھے۔ میں پڑھائی کے ساتھ ساتھ مختلف کام کاج کر کے اپنا جیب خرچ چلاتا تھا۔ مجھے گمان غالب تھا کہ اب میری عُمر کسی نہ کسی جگہ **نوکری** کرتے ہوئے ہی بسر ہوگی اور باقاعدہ علمِ دین حاصل کرنے کا **خواب**' خواب ہی رہے گا۔ مگر نگاہِ مُرشد کا صدقہ کہ حیرت انگیز طور پر میرے گھر والوں نے سینکڑوں میل دور جا کر **علم دین** حاصل کرنے کی اجازت دے دی۔ اس سلسلے میں سب سے زیادہ شفقت بڑے بھائی

کی رہی جنہوں نے نہ صرف اکیلے گھر کوسنبھالا بلکہ میرا خرچ بھی اٹھاتے رہے۔اللہ تعالیٰ انہیں دونوں جہاں میں خوش رکھے۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

میں جون 1996ء میں اپنے نگران کے ساتھ باب المدینہ کراچی آیا(اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو قبول فرمائے)اور جامعۃ المدینہ (گودھرا کالونی نیوکراچی باب المدینہ کراچی) میں داخلہ لے لیا۔ الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے مرشد پاک امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے طُفیل یہ کورس مکمل کیااور آپ دامت برکاتہم العالیہ ہی کے مبارک ہاتھوں سے دستارِفضیلت اپنے سر پر سجائی۔اس کے بعد تخصص فی الفقہ (یعنی مُفتی کورس) کیا۔یوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی عطا،اس کے پیارے حبیب ،حبیبِ لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی نگاہ کرم،اپنے مرشدِکریم شیخ طریقت امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کے فیضان اوراپنے اساتذۂ کرام دامت فیوضھم کی شفقتوں کی برکتوں کو پاتا ہوا تادمِ تحریر5 سال سے جامعۃ المدینہ میں (منتہی درجات،دورۂ حدیث شریف اور تخصص فی الفقہ کی کتب کی) تدریس اور دار الافتاء اہل سنت (نورالعرفان سید معصوم شاہ بخاری مسجد،نزد پولیس چوکی باب المدینہ کراچی) میں فتوی نویسی کی خدمت کر رہا ہوں۔ علاوہ ازیں تصنیف وتالیف کا بھی سلسلہ ہے۔الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ آج دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکتوں کی وجہ سے میں عقل وشعور کی وادیوں کا مسافر ہوں،قراٰن و سنت کا نور میرا رہبر ہے،شریعت مطہرہ کا سیکھنا سیکھانا اورترویج واشاعت ہی میری

زندگی ہے۔ خدانخواستہ یہ مدنی ماحول نصیب نہ ہوتا تو شاید جہالت کے گھپ اندھیرے میری زندگی ہوتے (العیاذ باللہ عَزَّوَجَلَّ)

اسی ماحول نے ادنی کو اعلٰی کر دیا دیکھو

اندھیرا ہی اندھیرا تھا اُجالا کر دیا دیکھو

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اَھلسنّت پَر رَحمت ھو اور ان کے صد قے ھماری مغفِرت ھو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول کتنا پیارا پیارا ہے۔ اِس کے دامن میں آ کر مُعاشَرہ کے نہ جانے کتنے ہی بگڑے ہوئے افراد با کردار بن کر سنّتوں بھری باعزّت زندگی گزارنے لگے نیز **مَدَنی کاموں** کی بہاریں بھی آپ کے سامنے ہیں۔ جس طرح دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی بَرَکت سے بعضوں کی دُنیوی مصیبت رخصت ہو جاتی ہے۔ **اِن شاءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اِسی طرح تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، سراپا رحمت، شفیعِ امّت صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی شَفاعت سے آخرت کی آفت بھی راحت میں ڈھل جائیگی۔

ٹوٹ جائیں گے گنہگاروں کے فوراً قیدو بند

حشر کو کھل جائے گی طاقت رسول اللہ کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(8) خیر خواھی کی بر کتیں

باب الاسلام کے مشہور شہر **حیدر آباد** کے مقیم اسلامی بھائی محمد نعمان رضا

العطاری المدنی (عمر تقریباً 28 سال) کا بیان ہے: میں نویں کلاس میں پڑھتا تھا اور حصولِ دُنیا کی **جستجو میں** مگن تھا۔ میرے علاقے کے اسلامی بھائیوں سے میری راہ و رسم بڑھی تو وہ مجھے دعوت دے کر مسجد لے گئے۔ جب میں نماز پڑھ کر مسجد سے نکلنے لگا تو ایک خیر خواہ اسلامی بھائی (جو مسجد کے دروازے کے قریب کھڑے تھے) نے مجھ سے درس میں شرکت کی التجاء کی۔ میں درسِ **فیضانِ سنّت** میں بیٹھ گیا۔ یہ میری **دعوتِ اسلامی** سے رفاقت کی ابتداء تھی۔ پھر میں نے اسلامی بھائیوں کی انفرادی کوشش سے **مدرسۃ المدینہ** (بالغان) میں پڑھنا شروع کر دیا۔ ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کی جہاں میرے جذبے کو مدینے کے 12 چاند لگ گئے۔ چند ہفتوں بعد **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا بیان بذریعہ ٹیلیفون ریلے ہوا۔ جسے تمام شرکائے اجتماع نے بڑے غور سے سُنا۔ بیان کے بعد امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اجتماعی توبہ اور بیعت کروائی تو میں بھی **عطّاری** بن گیا۔ پھر جوں جوں وقت گزرتا گیا میں مَدَنی ماحول میں رچتا بستا گیا۔

میں اپنے ذیلی حلقے میں دو سال تک مَدَنی کام کرتا رہا۔ مَدَنی ماحول کی برکت سے مجھے فقہی مسائل سے بہت دلچسپی تھی۔ علمِ دین سیکھنے کے جذبے کے تحت میں نے 1999ء میں **جامعۃ المدینہ** (فیضانِ عثمان غنی گلستانِ جوہر باب المدینہ کراچی) میں درس نظامی میں داخلہ لے لیا۔ درس نظامی کے ساتھ ساتھ **مَدَنی کام** بھی استقامت سے کرنے کی سعادت حاصل رہی۔ میں اپنے جامعہ میں مَدَنی کاموں کا خادِم (ذمہ دار) تھا۔ 2005ء میں فارغ التحصیل ہونے پر میٹھے میٹھے مُرشدِ کریم **امیرِ اہلسنّت** دامت

برکاتہم العالیہ نے میرے سر پر دستارِ فضیلت کے طور پر سبز سبز عمامہ شریف باندھا۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے فیضان کے صدقے آج میں **پاکستان انتظامی کابینہ** اور حیدر آباد مشاورت کے ساتھ ساتھ مجلس جامعۃ المدینہ، (صوبائی سطح کی) مجلس اجارہ کا **رُکن** اور ڈویژن سطح پر مَدَنی انعامات کا بھی **ذمہ دار** ہوں۔

اللہ عزّوجلّ **کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(9) فیضانِ سنّت پڑھ کر عالِم بننے کا جذبہ ملا

مدینۃ الاولیاء (ملتان) کے ایک اسلامی بھائی محمد اسد رضا العطاری المدنی (عمر تقریباً 26 سال) کا بیان کچھ یوں ہے: میں نے جب ہوش سنبھالا گھر میں **سنّتوں بھرا** ماحول پایا۔ میرے والِد محترم (جو تادمِ تحریر پاکستان انتظامی کابینہ (دعوتِ اسلامی) کے رُکن بھی ہیں۔) دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے **وابستہ** تھے۔ گھر والوں نے بچپن ہی سے میرے سر پر سبز سبز **عمامہ شریف** کا تاج سجا دیا اور میں دامنِ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے وابستہ ہو کر **عطّاری** بھی بن گیا۔ یوں میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول ہی میں پروان چڑھا۔ ہمارے خاندان میں کئی لوگ (دُنیوی اعتبار سے) اعلٰی تعلیم یافتہ اور بڑے عہدوں پر فائز تھے، چُنانچہ میرا ذہن بھی ایسا ہی کچھ بننے کا تھا۔ جب میں نویں کلاس میں تھا میرے والِد صاحِب نے مجھے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی سنّتوں بھری تالیف **فیضانِ سنّت** سے نیکی کی دعوت کے باب میں سے علم وعلماء کے فضائل پڑھنے اور یاد کرنے کا حُکم دیا۔ جب میں نے اِن فضائل کو پڑھا میرے

دل ودماغ میں ہلچل مچ گئی اور میں نے **عالم** بننے کا ذہن بنالیا۔ میٹرک کے بعد 1998ء میں درسِ نظامی (عالم کورس) کرنے کے لئے **جامعۃ المدینہ** (گودھرا کالونی بابُ المدینہ کراچی) میں داخلہ لے لیا۔ پڑھنے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی کام** بھی کرتا مثلاً فیضانِ سنّت کا درس دیتا، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کرتا، مدنی قافلوں میں سفر کرتا وغیرھا، میں اپنے **ذیلی حلقے** کا نگران بھی تھا۔ اپنے میٹھے میٹھے مُرشد شیخ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے **فیضان** سے میں نے 2004ء میں درسِ نظامی مکمل کیا۔ پھر تقریباً دو سال تک جامعۃ المدینہ (بابُ المدینہ کراچی) میں شرفِ تدریس حاصل رہا۔ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی غُلامی کے صدقے (تادمِ تحریر) میں دعوتِ اسلامی کی **پاکستان انتظامی کابینہ وبابُ المدینہ مشاورت** کے ساتھ ساتھ کئی مجالس مثلاً مجلس جامعۃ المدینہ، مجلس دارُالافتاء مجلسِ مالیات، مجلس الیکٹرانک میڈیا کا **رُکن** اور تمام جامعات المدینہ (للبنین) کے شعبہ تعلیمی اُمور کا خادِم (نگران) اور پاکستان بھر کے دارالافتاء اہلسنّت کا ناظم ہوں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اَہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے اپنے والد صاحب کی انفرادی کوشش سے **فیضانِ سنت** سے علمِ دین کے فضائل پڑھ کر **عالم** بننے والے اسلامی بھائی کی بہار ملاحظہ فرمائی۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ اپنی اولاد اور دیگر عزیز اقارب پر انفرادی کوشش کر کے انہیں دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہونے کی ترغیب دیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(10) مدرسۃ المدینہ کا مدرِّس عالِم کیسے بنا؟

باب المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی محمد حنیف امجدی العطاری (عمر تقریباً 34 سال) کا بیان کچھ یوں ہے: میری عمر 12 برس تھی جب میں گلزارِ حبیب مسجد (سولجر بازار) میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شریک ہوا۔ اجتماع کے مناظر مثلاً بیان، ذکر، دعا اور سیکھنے سکھانے کے حلقے میرے ذہن پر ایسے نقش ہوئے کہ پھر کوئی اور تصویر خیال میں نہ ابھر سکی۔ الحمدللہ عزوجل میں دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو گیا اور ترقی کی منزلیں طے کرتا کرتا **مدرسۃ المدینہ** میں بطورِ مدرِّس خدمتِ دین کرنے لگا۔ 1992ء میں سبز مارکیٹ میں قائم ہونے والے **جامعۃ المدینہ** کا افتتاح ہوا تو میں بھی جامِ علم کے طلبگاروں میں شامل ہو گیا۔ مختلف جامعات میں راہِ علم کا سفر طے کرتے کرتے میں فارغ التحصیل ہوا اور خود کو 12 ماہ کے لئے مَدَنی مرکز کی خدمت میں پیش کر دیا۔ بیرونِ ملک سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلے** میں سفر کی سعادت بھی ملی۔ پھر کنزالایمان مسجد (بابری چوک باب المدینہ کراچی) میں امامت کے فرائض سرانجام دینے لگا۔ ساتھ ساتھ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کام میں بھی مصروفِ عمل رہا۔ پیرومُرشد **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی نگاہِ کرم کے صدقے تادمِ تحریر **پاکستان انتظامی کابینہ و باب المدینہ مشاورت** کے ساتھ ساتھ مجھے اسلامی بہنوں کے مَدَنی کاموں، **جامعۃ المدینہ** للبنات و (باب المدینہ سطح کے) **مدرسۃ المدینہ** للبنات کے **خادِم**

(نگران) کی حیثیت سے سنّتوں کی خدمت کی سعادت حاصل ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(11) کہاں سے کہاں جا پہنچا!

پنجاب (پاکستان) کے شہر گوجرہ کے ایک اسلامی بھائی محمد آصف العطاری المدنی (عمر تقریباً 31 سال) کا بیان ہے کہ غالباً 1989ء کی بات ہے کہ میں اِسکول میں نویں جماعت کا اِسٹوڈنٹ تھا۔ گھر میں **مَدَنی ماحول** نہ ہونے کی وجہ سے میں بھی سنّتوں بھرے ماحول سے دُور تھا۔ چُنانچہ نمازوں کی پابندی نہ کرنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سننا اور اپنا وقت فضولیات ولغویات اور دیگر برائیوں میں برباد کرنا **میرا معمول** تھا۔ بڑا افسر بننے کا **خواب** بچپن ہی سے میری آنکھوں میں سجا دیا گیا تھا۔ چُنانچہ میں اکثر و بیشتر اس **خواب** کی عملی تعبیر پانے کی فکر میں مبتلا رہتا مگر افسوس! کہ میں **فکرِ آخرت** سے غافل تھا، **اُخروی کامیابیوں** کی تمنا سے میرا دل ایک طرح سے خالی تھا۔ میری **سعادتوں کی معراج** کا سفر اس طرح شروع ہوا کہ میں اپنے ایک دوست سے ملنے اس کے محلے میں جایا کرتا تھا۔ وہاں میں نے چند **اسلامی بھائیوں** کو دیکھا جن کے سر پر سبز عمامے تھے۔ معلومات کیں تو پتا چلا کہ یہ **دعوتِ اسلامی** والے ہیں۔ عین شباب میں مجھے ان کا یہ رُوپ بہت اچھا لگا لیکن میں یہ سوچ کر ان کے قریب ہونے سے کترا گیا کہ نا معلوم یہ کس مکتبۂ فکر کے لوگ ہیں؟ کیونکہ جب

سے میں نے ہوش سنبھالا، اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ والد صاحب (اللہ تعالیٰ اُن کے مرقد پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے) کی تربیت کی برکت اور علمائے اہلسنّت دامت فیوضھم کی نعلین کے صدقے بچپن ہی سے میرے ذہن میں یہ بیٹھا ہوا تھا کہ ہم سُنّی ہیں، **اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ماننے والے ہیں جو اِن کا نہیں وہ ہمارا نہیں، اگرچہ عقائدِ اہلسنّت کی تفصیلات مجھے معلوم نہ تھیں۔ **اعلیٰ حضرت** علیہ رحمۃ رب العزت کو بھی میں بعدِ نمازِ جمعہ پڑھے جانے والے سلام کے حوالے سے جانتا تھا کہ یہ انہوں نے لکھا ہے۔

وقت یونہی گزرتا رہا۔ایک دن میں نمازِ عصر پڑھنے کے لئے **مسجد** میں گیا۔ باہر نکلتے وقت ایک **عاشقِ رسول** (جو میرے شناسا تھے) نے میری **خیر خواہی** کرتے ہوئے مجھے روکا اور **فیضانِ سنّت** کے درس میں بیٹھنے کی درخواست کی۔ میں اِنکار نہ کرسکا اور درس میں شریک ہوگیا۔سفید لباس میں ملبوس سبز عمامے والے ایک **اسلامی بھائی** نے **فیضان سنّت** سے درس دینا شروع کیا۔ جسے سُن کر شاید میں **پہلی مرتبہ** حقیقی معنوں میں اپنی آخرت کے لئے فکرمند ہوا۔ درس کے بعد اس اسلامی بھائی نے مجھ پر **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کی دعوت دی، میں نے حامی بھر لی۔ جمعرات کو اپنے دوست کے ہمراہ اجتماع میں شریک ہوا۔ وہاں میں نے **مبلغِ دعوتِ اسلامی** کا بیان سُنا جو بڑا دلنشین اور پُرتاثیر تھا۔ پھر **ذکرُ اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی صداؤں اور رو رو کر کی جانے والی **رِقّت انگیز دُعا** نے مجھے بہُت متأثر کیا۔ پھر جب سب نے کھڑے ہو کر **صلوٰۃ وسلام**

پڑھنا شروع کیا تو میں بھی شامل ہو گیا۔ اُس اجتماع میں موجود نوجوان اسلامی بھائیوں کے چہروں کی **نورانیت**، **حیاء** سے جھکی ہوئی نگاہیں، سنّت کے مطابق بدن پر **سفید لباس** اور سر پر **سبز سبز عمامہ** اور **زُلفیں**، بقدرِ ضرورت گفتگو کا **بادب انداز**، **خوش اخلاقی** اور **ملنساری** دیکھ کر مجھے بڑا رُوحانی سکون ملا۔

کچھ دنوں کے بعد پھر اُسی دوست کے محلے میں جانا ہوا تو وہاں ایک اسلامی بھائی نے اپنی دُکان پر **شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری** دامت برکاتہم العالیہ کے **بیان کا کیسٹ** چلا رکھا تھا۔ چند جملے میرے کان میں بھی پڑے، **لہجے کی تاثیر** کانوں کے راستے میرے دل میں اُتر گئی۔ چُنانچہ دوسرے دن میں اُس اسلامی بھائی کی دکان پر گیا اور اس سے وہ **کیسٹ** سننے کے لئے مانگی۔ اس نے بخوشی دے دی۔ وہ کیسٹ لے کر میں قریبی گلی میں اپنے چچا کے گھر گیا اور مہمان خانے میں اکیلے بیٹھ کر اس کیسٹ کے بیان کو سُنا جس کا نام تھا **"قبر کی پہلی رات"** جوں جوں میں بیان سنتا گیا اپنے اَندازِ زندگی پر **ندامت** بڑھتی چلی گئی، مجھے **آخرت کی فکر** کھانے لگی اور **اشکوں کے دھارے** میرے رُخساروں پے بہہ نکلے۔ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ میں کچھ ایسی تاثیر تھی کہ وہیں بیٹھے بیٹھے میں نے **2 مرتبہ** اس کیسٹ کو سُنا اور یہ نیت کر کے اٹھا کہ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ **اب مجھے بھی نیک بننا ہے**۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے **نمازوں** کی پابندی کرنا شروع

کردی۔اس کے بعد بھی میں نے وقتاً فوقتاً **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے سنّتوں بھرے بیان کے دیگر کیسٹ بیانات بھی سنے۔ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شریک ہوتا رہا،کبھی غیر حاضری بھی ہوجاتی۔

اسی دوران (غالباً 1993ء میں) **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ **سردار آباد** (فیصل آباد) بیان کے لئے تشریف لائے۔ہم اپنے شہر سے قافلے کی صورت میں اس **اجتماع** میں شریک ہوئے۔مجھے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے محبت تو تھی مگر دل میں کچھ **تَردُّد** تھا کہ نہ جانے **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کے بارے میں اِن کے کیا نظریات ہیں،میں کہیں غلط لوگوں کے ہتھے تو نہیں چڑھ گیا۔دورانِ بیان کسی آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے جب **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام بڑی عقیدت سے القابات کے ساتھ کچھ اس طرح لیا کہ ''میرے **آقا اعلیٰحضرت ، اِمامِ اَہلسنّت ، ولیٔ نِعمت ، عظیمُ البَرَکت، عَظِیمُ المَرْتَبت ، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دِین ومِلَّت ، حامیٔ سُنّت ، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت ، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافظ القاری الشّاہ امام احمد رَضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن اپنے شہرۂ آفاق ترجمۂ قراٰن کنزالایمان میں اس آیت کا ترجمہ یوں کرتے ہیں......'' تو **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میرے سارے شکوک رفع ہوگئے کہ **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے **اتنی عقیدت** رکھنے والا **سُنّی** کے سوا کوئی اور نہیں ہوسکتا اور میرا ذہن بن گیا کہ اب **امیر اہلسنّت**

دامت برکاتہم العالیہ کا دامن کبھی نہیں چھوڑنا (بعد میں **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں تفصیلی معلومات **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے صدقے ہی نصیب ہوئیں)۔ پھر میں **عطاری** بھی بنا اور آہستہ آہستہ **مَدَنی ماحول** کے رنگ میں رنگتا چلا گیا۔ **درسِ فیضانِ سنت**، **ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضری**، **چوک درس**، **چوک اجتماعات**، **علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت**، **اجتماعی اعتکاف اور بڑی راتوں کے اجتماعات** میں شرکت کی برکتیں لُوٹتا رہا، **مَدَنی قافلوں** میں سفر کا بھی سلسلہ رہا۔ اس دوران میں B.A کر چکا تھا اور مزید تعلیم کے لئے مختلف کورسز میں داخلے کی کوششیں کر رہا تھا۔ **فیضانِ سنّت** میں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے پُر بہار قلم سے لکھے ہوئے **علمِ دین** حاصل کرنے کے فضائل پڑھ کر **عالم** بننے کا شوق تو بہت تھا مگر میں گھر والوں کی خواہش پوری کرنے کے ''جذبے'' میں **''بڑا آدمی''** بننے کے لئے یہاں سے وہاں گھومتا رہا۔ پھر **توجُّہِ مرشِد** ہوئی تو میں نے پختہ ارادہ کر لیا کہ اب میں مزید دنیوی تعلیم حاصل کرنے کے بجائے **درسِ نظامی** کروں گا۔ جب میں نے ہمت کر کے گھر والوں سے **درسِ نظامی** کرنے کے لئے **بابُ المدینہ** کراچی جانے کی اِجازت طلب کی تو مجھے ایسا لگا کہ گویا میں نے بِھڑ کے چھتّے میں ہاتھ ڈال دیا ہو! ہر ایک نے جُداگانہ انداز میں بڑھ چڑھ کر میری **مُخالفت** کی۔ خاندان کے ''بَڑوں'' کی ایک میٹنگ بھی ہوئی جس میں میری درخواست کا تنقیدی جائزہ گیا، میں نے انہیں راضی کرنے کی بہت کوشش کی مگر

ناکام رہا۔ اِس ناکامی نے میرا دِل توڑ کر رکھ دیا، میں مغموم ومَلُول قریبی **مسجد** میں پہنچ گیا اور **بارگاہِ رسالت** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں **اِستغاثہ** پیش کیا۔ دِل میں آئی کہ کیوں نہ گھر سے بھاگ کر **راہِ علم** پر چلنا شروع کردوں مگر حِکمت نے یہ بات سمجھائی کہ ایسا کرنے سے میری پیاری تحریک **دعوتِ اسلامی** اور **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ پر انگلیاں اُٹھیں گی اور یہ مجھے ہرگز **گوارا** نہ ہوگا۔ لہٰذا! میں نے خُود پر **قابو** پالیا۔

غالبًا 1996 میں ہمارے شہر سے **اسلامی بھائیوں** کا ایک قافلہ **بابُ المدینہ** کراچی کے بابُ الاسلام سندھ سطح پر ہونے والے **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شریک ہونے کے لئے روانہ ہوا۔ گھر والوں سے اجازت لے کر میں بھی **عاشقانِ رسول** کے اس قافلے کا حصہ بن گیا۔ **سنتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کے علاوہ میری یہ بھی نیت تھی کہ میں اپنے پیرومرشِد **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے ہاتھوں **سبز سبز عمامہ** اپنے سر پر سجاؤں گا (داڑھی شریف پہلے ہی سے چہرے پر موجود تھی) اور انہیں **درسِ نظامی** کے لئے اپنے شوق اور اس میں حائل رُکاوٹوں کے بارے میں بتا کر مدد کی درخواست کروں گا پھر **آپ** دامت برکاتہم العالیہ **جو حکم ارشاد فرمائیں گے اس پر سختی سے عمل کروں گا**۔ چُنانچہ میں نے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے نام ایک **طویل مکتوب** لکھا اور بابُ المدینہ پہنچنے کے بعد آپ کے شہزادے الحاج مولانا **احمد عبید رضا العطاری المدَنی** مدظلہ العالی (جو اُن دنوں کم سِن تھے) کے ذریعے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کو بھجوایا۔ کسی سبب سے **آپ**

دامت برکاتہم العالیہ کے ہاتھوں **عمامہ شریف** سر پر سجانے کی خواہش پوری نہ ہوسکی، چُنانچہ میں نے **آپ** دامت برکاتہم العالیہ کے ہاتھوں سے مَس ہونے (یعنی چھوجانے) والے سبز سبز **عمامے شریف** کو ہی اپنے سر پر سجا لیا۔ **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کے بعد **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں پہلی مرتبہ حاضری ہوئی تو میں نے مکتوب کے **جواب** کے لئے لکھ کر عرض کی۔ **آپ** دامت برکاتہم العالیہ نے اِشاروں سے بتایا کہ جوابی مکتوب بذریعہ ڈاک بھیج دیا گیا ہے۔ میں **بابُ المدینہ** کراچی کی پُرکیف فضاؤں سے رخصت ہوکر اپنے علاقے میں پہنچا تو **جوابی مکتوب** میرا منتظر تھا۔ دھڑکتے دل کے ساتھ مکتوب پڑھنا شروع کیا تو **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے لکھا تھا: **''آپ کے جذبات لائقِ تحسین ہیں مگر میں آپ کو والدین کی اطاعت کا مشورہ دیتا ہوں۔''** اس کے بعد مزید نصیحتیں اور نیک اعمال کرنے کی ترغیبیں تھیں۔ یہ خط پڑھنے کے بعد میں نے **مُرشِد کے فرمان** پر اپنی خواہش **کو قُربان** کردیا اور یہ ذہن بنالیا کہ والدین اجازت دیں گے تو ہی درسِ نظامی کرنے جاؤں گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مُرشِد کی **بات ماننے کی برکت** سے ایک یا دو سال کے اندر اندر گھر والوں نے متفقہ طور پر مجھے **درسِ نظامی** کرنے کے لئے **بابُ المدینہ** کراچی جانے کی اجازت دے دی۔ میرے تو مَن کی مُراد بَر آئی، میں خوشی سے پھولے نہ سماتا تھا۔ میں مدینۃ المرشد بابُ المدینہ کراچی پہنچا اور **جامعۃ المدینہ** (گودھرا کالونی نیوکراچی) میں داخلہ لے کر **علمِ دین** سیکھنے میں لگ گیا۔ درجۂ اُولیٰ مکمل ہونے کو تھا کہ شدید بیمار ہونے کی وجہ سے مجھے بابُ المدینہ

کراچی کو خیر آباد کہنا پڑا۔اس دوران **جامعۃ المدینہ** نیو کراچی سے گلستان جوہر منتقل ہو چکا تھا۔**شہرِ مُرشِد** سے دُور ہونے پر آہیں بھرتا ہوا نمناک آنکھوں کے ساتھ **جامعۃ المدینہ** (گلستانِ جوہر بابُ المدینہ) کے در و دیوار چوم کر گھر واپس آ گیا۔کچھ عرصہ گھر پر رہ کر علاج کروایا پھر تعلیم جاری رکھنے کی غرض سے **جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ مرکز الاولیاء** لاہور جا پہنچا۔یہاں میرے **اساتذۂ کرام** دامت فیوضہم نے میرے ساتھ علمی و مالی طور پر بہت تعاوُن کیا۔اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔مرکز الاولیاء لاہور میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ایک عالمِ دین کے پاس درجہ سادِسہ (یعنی چھٹے درجے) تک پڑھنے کے بعد زہے قسمت دوبارہ **بابُ المدینہ** کراچی آنا نصیب ہو گیا۔پڑھنے کے ساتھ ساتھ میں پڑھانا بھی شروع کر چکا تھا۔یہاں میں نے **جامعۃ المدینہ** (عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ) میں درسِ نظامی مکمل کیا اور 2004ء میں میرے سوہنے سوہنے پیر و مرشد **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں اپنے مبارک ہاتھوں سے مجھ گنہگار کے سر پر **دستارِ فضیلت** سبز سبز عمامہ شریف کی صورت میں سجائی۔(تادمِ تحریر 2008ء) تقریباً 7 سال تک **جامعۃ المدینہ** میں بطورِ **مُدرِّس** خدمت سرانجام دینے کے علاوہ مجھے **دعوتِ اسلامی** کے علمی، تحقیقی اور اشاعتی ادارے **المدینۃ العلمیۃ** (بابُ المدینہ کراچی) میں شعبہ ذمّہ دار کی حیثیت سے تقریباً 4 سال سے **سنّتوں کی خدمت** کی سعادت اور **مجلس مدنی مذاکرہ** و **مجلس المدینۃ العلمیۃ** (دعوتِ اسلامی) کی رُکنیت حاصل ہے۔اس کے علاوہ بھی میرے مُرشدِ کریم

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ، میری مَدَنی تحریک **دعوتِ اسلامی** نے مجھے کیا کچھ نہیں دیا ہے بس اتنا سمجھ لیجئے کہ میں فرشِ ذِلّت پر اوندھے منہ پڑا خاک چاٹ رہا تھا، میرے **مُرشِد** نے مجھے وہاں سے اٹھا کر تختِ عزت پر لا بٹھایا ہے۔

خاک مجھ میں کمال رکھا ہے
مُرشدی نے سنبھال رکھا ہے

الحمدللہ عزوجل میرے وہ گھر والے جو پہلے مجھے درسِ نظامی کی اجازت دینے کے لئے تیّار نہیں تھے آج میری سعادتوں پر رشک کرتے ہیں۔ **اللّٰہ** تعالیٰ مجھے، میرے اہلِ خانہ، میری آنے والی نسلوں کو شیخ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی غُلامی اور **دعوتِ اسلامی** پر **اِستقامت** اور بروزِ محشر ان کی **شفاعت** نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

گر پڑ کے یہاں پہنچا، مر مر کے اسے پایا
چھوٹے نہ الٰہی ! اب سنگِ درِ جاناناں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ **درسِ فیضانِ سنّت** سے متاثر ہوکر **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہونے والا وہ نوجوان جس نے اپنی آنکھوں میں دنیاوی طور پر ''بڑا افسر'' بننے کے خواب سجا رکھے تھے، دینی افسر (یعنی عالم) بن گیا۔ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے انقلابی بیان **''قبر کی پہلی رات''** نے اُس نوجوان کی زندگی کا رُخ تبدیل کر دیا اور وہ **عطّاری** بن کر دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی کاموں** میں مصروف ہوگیا۔ **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ! شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی زبان

میں اللہ تعالیٰ نے بہت تاثیر عطا فرمائی ہے۔آپ دامت برکاتہم العالیہ کے **سنّتوں بھرے اِصلاحی بیانات** کو سننے والوں کی محویّت کا عالم قابلِ دید ہوتا ہے۔تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے سنتوں بھرے بین الاقوامی اور صوبائی سطح کے **اجتماعات** میں بیک وقت لاکھوں مسلمان آپ کے بیان سے مستفیض ہوتے ہیں، بذریعہ ٹیلی فون اور انٹرنیٹ' بیان سننے والوں کی **تعداد** اس کے علاوہ ہے۔صرف یہی نہیں بلکہ آپ کے بیانات بذریعہ **کیسٹ** گھروں، دکانوں، مساجد، جامعات وغیرہ میں بھی نہایت شوق سے سنے جاتے ہیں۔بیانات کی ان کیسیٹوں اور سی ڈیز(CDs) کو **مکتبۃ المدینہ** شائع کرتا ہے۔آپ کا **اندازِ بیان** بے حد سادہ اور عام فہم اور **طریقہ تفہیم** ایسا ہمدردانہ ہوتا ہے کہ سننے والے کے دل میں تاثیر کا تیر بن کر پیوست ہوجاتا ہے۔ **لاکھوں مسلمان** آپ کے بیانات کی برکت سے **تائب** ہوکر راہِ راست پر آچکے ہیں۔ہمیں بھی چاہیئے کہ اسلامی بھائیوں کو مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے بیانات کے کیسٹ اور VCD,s دیکھنے اور سننے کی ترغیب دِلائیں بلکہ سننے کی درخواست کرکے اُس کو بیان کی کیسیٹ پیش کردی جائے ،اور وہ سن لے تو واپَس لے کر دوسری دی جائے۔اور جہاں تک ممکن ہو بیان کی کیسیٹیں دیکر بدلے میں اُن سے گانوں کی کیسٹیں لیکر ڈب کرواکر مزید آگے بڑھادینی چاہئیں، اِس طرح کچھ نہ کچھ گناہوں بھری کیسٹوں کا اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خاتمہ ہوگا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس بہار سے یہ بھی معلوم ہوا کہ **مُرشِد** کے **فرمان پر اپنی خواہش قُربان** کرنے والے کے کامیابی قدم چُومتی ہے۔اعلیٰ

حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: (مُرید) اسکے (یعنی اپنے پیر کے) ہاتھ میں مردہ بَدَستِ زندہ ہوکر رہے۔ (فتاوٰی افریقہ ۱۴۰) ہمیں بھی چاہئیے کہ اپنے مُرشد کے حق میں ایسے بن جائیں جیسے مُردہ بدستِ زندہ ہوتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلٰی محمَّد

(12) بدمذھبوں کے چُنگل سے چھوٹ گئے

مدینۃ الاولیاء ملتان کے ایک اسلامی بھائی محمد ذوالفقار العطاری المدنی (عمر تقریباً 28 سال) کے حلفیہ بیان کا خُلاصہ ہے کہ ہمارا گھرانا سُنّی تو تھا مگر عقائد کے بارے میں ضروری معلومات نہ ہونے کی وجہ سے میرے دو بھائی بدمذہبوں کے چُنگل میں پھنس گئے۔ میں بھی ڈانوں ڈول ہونے لگا۔ کمزور پڑتا دیکھ کر تبلیغِ دین کے نام پر بدمذہب لوگ میرے گھر آ دھمکے اور ہمیں ورغلانا شروع کر دیا۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ پے کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے کہ آپ کی بنائی ہوئی تحریک **دعوتِ اسلامی** سے وابستہ ایک مبلغ نے مجھ پر اِنفرادی کوشش کی اور مجھے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے **یومِ تعطیل اعتکاف** میں شرکت کی دعوت دی جس پر **لَبَّیک** کہتے ہوئے میں یومِ تعطیل اعتکاف میں شریک ہوا۔ پھر انہوں نے مجھے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کی دعوت دی۔ پہلی بار تو میں نے معذرت کر لی مگر ان کے بار بار دعوت دینے پر میں نے اُن سے کہا: مجھے ایک پوشیدہ بیماری ہے (جواب

مجھے خُود بھی یادنہیں)، اگر تم اور تمہارے **پیر صاحب** (یعنی امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ) اُس کا **علاج** کردیں تو میں اجتماع میں ضرور **شرکت** کروں گا۔

خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اُسی رات **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ میرے خواب میں تشریف لے آئے۔**آپ** دامت برکاتہم العالیہ مجھے **ایک** وسیع وعریض میدان میں لے گئے جہاں **ایک** بہت بڑا گھنی چھاؤں والا درخت بھی تھا۔آپ دامت برکاتہم العالیہ نے مجھ سے فرمایا: یہاں ہمارا تین روزہ **بین الاقوامی سنّتوں بھرا اجتماع** ہوگا، آپ بھی اس میں شرکت کیجئے گا۔ پھر فرمایا: اب بتایئے کہ آپ کو کیا پریشانی ہے، میں نے جیب سے **ایک** پرچہ نکالا جس پر وہ بیماری لکھی ہوئی تھی اور **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کو پڑھ کر سُنایا۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ نے میرے کندھے پر شفقت سے ہاتھ رکھا اور تسلی دیتے ہوئے فرمایا: **ان شاء اللہ** عَزَّوَجَلَّ صبح ہوتے ہی آپ کی یہ بیماری **دُور** ہوجائے گی اور آپ ہمیشہ کے لئے اسے **بھول** بھی جائیں گے تاکہ آپکو کبھی ندامت نہ اُٹھانی پڑے۔'' جب صبح میں بیدار ہوا تو **حلفیہ** کہتا ہوں کہ میری بیماری دُور ہوچکی تھی۔ پھر **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے کہنے کے مطابق میں اس بیماری کو **بھول** بھی گیا۔ تادمِ تحریر مجھے **یاد** نہیں کہ وہ کون سی بیماری تھی۔ اس واقعے سے میں اتنا متأثر ہوا کہ میں نہ صرف دعوتِ اسلامی کے **ہفتہ وار اجتماع** میں شریک ہوا بلکہ **بین الاقوامی اجتماع** میں بھی شامل ہوا۔ میں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے دامن سے وابستہ ہوکر **عطّاری** بھی بن گیا اور **نیکی کی دعوت** کی دُھومیں مچانے لگا۔ میرے دونوں

بھائیوں نے بھی بُرے عقائد سے **توبہ** کرلی بلکہ ایک تومَدَنی ماحول میں بھی شامل ہوگئے۔

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے دینی کُتُب کے مطالعہ کا شوق ہوا۔ پھر میرا **درسِ نظامی** کرنے کا ذہن بنا۔ چُنانچہ میں نے 1999ء میں **جامعۃ المدینۃ** فیضان مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں داخلہ لے لیا۔ 2006ء میں فارغ التحصیل ہوا اور **دعوتِ اسلامی** کے عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ میں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے ہاتھوں دستار بندی کا شرف پایا۔ (تادمِ تحریر) ایک مسجد میں **امامت** کے منصب کے ساتھ ساتھ مجھے ذیلی سطح پر **مدنی انعامات** کی ذمہ داری بھی ملی ہوئی ہے۔ علاوہ ازیں میں **دعوتِ اسلامی** کے ادارے **المدینۃ العلمیۃ** میں علمی وتحقیقی کاموں میں مصروف ہوں۔

اللہ عزّوجلّ **کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ دعوتِ اسلامی کے مبلغ کی **انفرادی کوشش** نے کس طرح ایک مسلمان کا ایمان لُٹنے سے بچایا۔ مذکورہ اسلامی بھائی نہ صرف بدمذہبوں سے **محفوظ** رہے بلکہ عالم بننے کے بعد تحریر وتالیف جیسے عظیم کام میں لگ گئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

(13) فِلم بینی کا شوقین، عالِم کیسے بنا؟

بابُ المدینہ کراچی کے ایک مَدَنی اسلامی بھائی محمد اشرف العطاری المدنی (عمر تقریباً 32 سال) اپنی داستانِ عشرت کے خاتمے کے اَحوال کچھ یوں بیان کرتے ہیں: **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں گناہوں کی وادی میں سرگرداں تھا۔ افسوس! کہ میرا اُٹھنا بیٹھنا بھی ایسے لوگوں میں تھا جو طرح طرح کے گناہوں میں ملوّث تھے۔ ہم سب دوست مِل کر **فلمیں** دیکھا کرتے تھے۔ ایسی ہی ایک شام تھی، میں اپنے دوست کے گھر سے فلم دیکھ کر گھر کی طرف رواں دواں تھا کہ راستے میں سبز عمامے والے ایک اسلامی بھائی نے مجھے روک لیا اور **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے **عاشقانِ رسول** کے **مَدَنی قافلے** میں سفر کرنے کی درخواست کی۔ میں نے نفس کی پُکار پر بہانہ بناتے ہوئے کہا: میں اکیلا کیسے جاؤں، میرا کوئی دوست بھی تو ساتھ ہو۔ اس اسلامی بھائی نے مٹھاس سے تر بتر لہجے میں جواب دیا: **میں ہوں نا آپ کا دوست۔** اُن کا محبت بھرا انداز دیکھ کر مجھ سے **اِنکار** نہ ہو سکا۔ چُنانچہ میں **راہِ خدا** عَزَّوَجَلَّ کا مسافر بن گیا۔ **مَدَنی قافلے** میں میرے شب و روز عبادت میں گزرے، میں گناہوں کی آلودگی سے دُور رہا۔ **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ذکر میرے کانوں میں رَس گھولنے لگا۔ میرے دل و دماغ کو **تازگی** ملی۔ آخری دن جب رخصت سے پہلے اختتامی دُعا مانگی گئی تو میری آنکھوں کی

وادیوں سے **آنسوؤں** کے چشمے بہنے لگے۔ میں نے اپنے گناہوں سے **توبہ** کی اور اپنے سر پر سبز سبز **عمامہ شریف** سجالیا۔ مَدَنی قافلے سے واپس آنے کے بعد میں نے بُرے دوستوں کی صحبت سے کنارہ کشی اختیار کر لی اور میرے شب و روز **دعوتِ اسلامی** کے پاکیزہ مَدَنی ماحول میں بسر ہونے لگے۔ پھر **فیضانِ مُرشد** کی بارش مجھ پر چھما چھم برسی اور میں نے **جامعۃ المدینہ بابُ المدینہ** کراچی کے شعبہ درسِ نظامی میں داخلہ لے لیا۔ 2000ء میں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے ہاتھوں دستارِ فضیلت اپنے سر پر سجائی۔ (تادمِ تحریر) مجھے **جامعۃ المدینہ** میں تدریس کرتے ہوئے تقریباً 11 سال ہوگئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈویژن مشاورت میں رابطہ بالعلماء والمشائخ کی **ذمہ داری** بھی ملی ہوئی ہے۔

دعوتِ اسلامی کی قَیّوم دونوں جہاں میں مچ جائے دُھوم

اس پہ فدا ہو بچہ بچہ یا اللہ (عزوجل) میری جھولی بھر دے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ **مَدَنی قافلے** میں سفر کی برکت سے فلم بینی کا شوقین نوجوان، دینی کتب کے مطالعے کا شوقین بن گیا اور نہ صرف عالِم بلکہ دوسروں کو علمِ دین سکھانے والا بن گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(14) امیرِ اہلسنّت نے میرا ایمان برباد ہونے سے بچا لیا

راولپنڈی (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی ندیم اشرف العطاری المدنی (عمر تقریباً 34 سال) کا بیان کچھ یوں ہے: میں نویں جماعت کا طالب علم تھا۔ ہمارے علاقے میں ایک ہی مسجد تھی جو بدمذہبوں کی تھی۔ **عقائد** کے بارے میں دُرست معلومات نہ ہونے کی وجہ سے میں اُنہی کی مسجد میں نَماز کی ادائیگی کے لئے جایا کرتا۔ ایک مرتبہ اُن کے کسی فرد نے مجھے روکا تو میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ پھر وہ باہر نکلے تو میں بھی اُن کے ساتھ تھا۔ میں اُن کے اجتماع میں بھی گیا۔ عقائد میں ناپختگی کی وجہ سے میں اُنہیں اچھا سمجھنے لگا۔ مگر مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ لوگ میرے ایمان کے درپے ہو چکے ہیں۔ میری خوش قسمتی کہ کچھ ہی عرصے بعد ہم نے وہ علاقہ چھوڑ کر کسی اور جگہ رہائش اختیار کر لی۔ وہاں ایک مسجد میں نَماز پڑھنے گیا تو سبز عمامہ شریف والے ایک **اِسلامی بھائی** سے مُلاقات ہوئی۔ انہوں نے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت دی۔ میں اجتماع میں شریک ہوا۔ وہاں پر سنّتوں بھرا **بیان** سُنا، اجتماعی طور پر **ذکرُ اللہ** عَزَّوَجَلَّ کیا، رقّت انگیز **دُعا میں** شرکت کی۔ جب میں وہاں سے لَوٹا تو میرا دِل اگرچہ دعوتِ اسلامی کی طرف **مائل** ہو چکا تھا۔ مگر میں شش و پنج کا شکار تھا کہ نہ جانے وہ لوگ صحیح ہیں یا دعوتِ اسلامی والے۔ چُنانچہ ایک عرصے تک میں دو کشتیوں کا سُوار بنا رہا۔ مختلف کتابوں کا مطالعہ بھی کیا مگر کسی حتمی نتیجے تک نہ پہنچ پاتا۔ ایک رات میں سویا تو میرا نصیب چمک اُٹھا۔ **شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت** بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا

ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ میرے **خواب** میں تشریف لے آئے اور مجھے اپنے قدم مبارک سے ہلکی سے **ٹھوکر** رسید کی۔ صبح جب میں بیدار ہوا تو معاملہ کچھ کچھ میری سمجھ میں آچکا تھا۔ پھر میں نے اپنے علاقائی نگران کو خواب سُنایا تو انہوں نے بھی فرمایا: کہ **اَمیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ غالباً آپ کو دعوتِ اسلامی کے حوالے سے **یَكْ دَرْ گِیْر مُحْكَمْ گِیْر** (یعنی ایک دروازہ پکڑ و اور مضبوطی کے ساتھ پکڑو) کی تاکید فرما رہے تھے۔ اُس دن کے بعد میں اُن بدعقیدہ لوگوں کے **سائے** سے بھی دُور بھاگنے لگا۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے بیعت ہو کر **عطّاری** بھی بن گیا۔

پھر میں 1996ء میں باب المدینہ کراچی پہنچا اور دعوتِ اسلامی کے **جامعۃ المدینہ** (گودھرا کالونی باب المدینہ کراچی) میں داخلہ لے لیا۔ درسِ نظامی کے دوران ایک مسجد میں **امامت** کی بھی سعادت ملی۔ **علاقائی مشاورت** میں مَدَنی اِنعامات کا **ذمہ دار** بھی رہا۔ **فیضانِ سنّت** کا درس دیتا اور **علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت** میں بھی شریک ہوتا تھا۔ فارغ التحصیل ہونے پر ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے ہاتھوں سے دستارِ فضیلت (بصورت سبز عمامہ شریف) میرے سر پر سجائی۔ اس کے بعد دو سال تک میں امامت کرتا رہا۔ اس دوران **مَدَنی قافلہ کورس** بھی کیا۔ پھر مفتیٔ دعوتِ اسلامی الحاج، الحافظ القاری حضرت علامہ مولانا ابوعُمر **محمد فاروق العطاری** المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی انفرادی کوشش سے دعوتِ اسلامی کے ادارے **المدینۃ العلمیۃ** سے وابستہ ہوگیا۔ تادمِ

تحریرالمدینۃ العلمیۃ کے شعبہ(تخریج) کے ذمہ دار کی حیثیت سے خدمتِ دین میں مصروف ہوں۔ **اللہ** تعالیٰ میرے پیرومُرشدامیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اورآپ کی بنائی ہوئی تحریک دعوتِ اسلامی کو**سلامت** رکھے کہ انہی کے طُفیل میرا **ایمان برباد** ہونے سے **بچ گیا**۔

اللہ عزّوجلّ **کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی **بھائیو**! دیکھا آپ نے کہ حالات کیسے ناگفتہ بہ ہیں۔ اگرہم نے انفرادی کوشش میں سستی کی تو کہیں ایسا نہ ہوکہ اسلام دشمن طاقتیں اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب ہوجائیں اورکوئی سادہ لوح مسلمان اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(15) ویڈیو گیمز کے شوقین کی توبہ

ضیاکوٹ (سیالکوٹ، پاکستان) کی تحصیل سمبڑیال کےایک اسلامی بھائی محمد نصیر العطاری المدنی(عمرتقریباً 27 سال) نے اپنی **توبہ** کےاحوال کچھ یوں بیان کئے کہ میں نے جب سے ہوش سنبھالا گھر میں **فلمیں ڈرامے** دیکھنے کا ماحول پایا۔ چُنانچہ میں بھی اِسی رنگ میں رنگ گیا۔فلمیں دیکھنے کا ایسا چسکا چڑھا کہ ایک رات میں چار چارفلمیں دیکھتا اور ڈراموں کا تو ایسا شوقین تھا کہ ٹی وی پر چلنے والا کوئی بھی ڈرامہ

دیکھے بغیر چین نہ آتا۔ اسکول سے واپس آکر وِڈیو گیمز کی دُکان میں گُھسا رہتا، جہاں کے مخرب اخلاق ماحول نے مجھے مزید بگاڑ دِیا۔ کیا صبح کیا شام، گناہوں کے سوا میرا کچھ کام نہ تھا۔ میں بڑا خوش تھا کہ خُوب مزے کی زندگی بسر ہورہی ہے۔ مگر آہ! مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ عیش کوشیاں میری آخرت برباد کررہی ہیں۔ میری برباد جوانی نیکیوں سے اس طرح آباد ہونا شروع ہوئی کہ رمضان المبارک میں ہماری قریبی گاؤں کے ایک نوجوان (جو کلین شیو تھا) نے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں دس دِن کا اجتماعی اعتکاف کیا۔ جب وہ وہاں سے لَوٹا تو اس کے سر پر سبز عمامہ شریف تھا اور چہرے پر داڑھی نمودار ہوچکی تھی۔ وہ اسلامی بھائی ہمارے گاؤں میں بھی تشریف لاتے اور مجھے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کی دعوت دیا کرتے۔ وہ 12 ماہ تک تقریباً ہر جمعرات اجتماع میں شریک ہونے کی ترغیب دیتے مگر میں کترا کر نکل جاتا۔ بلکہ ایک دن تو میرے والد نے اُس بھلے مانس مبلغ کو خوب سُنائیں کہ میرے بیٹے کو اجتماع کی دعوت نہ دیا کرو، میں اِسے کسی مذہبی تنظیم سے وابستہ نہیں ہونے دوں گا مگر وہ مبلّغ طیش میں آنے کے بجائے خاموش رہے۔

وقت گزرتا رہا حتی کہ رَمَضان المبارک کا مقدّس مہینہ تشریف لے آیا۔ اُسی اسلامی بھائی نے مجھے **دعوتِ اسلامی** کے اجتماعی اعتکاف کا تعارف کروایا اور مجھے بھی شریک ہونے کی دعوت دی۔ مجھے کبھی اعتکاف میں بیٹھنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ اُن کی باتیں سن کر ایک دم میرے دِل میں **اجتماعی اعتکاف** میں شریک ہونے کا

شوق پیدا ہوا۔ چُنانچہ میں نے اُن سے ہاں کردی۔ وہ اسلامی بھائی 20 رمضان المبارک کو مجھے لینے کے لئے میرے گھر پہنچ گئے اور زادِ اعتکاف تیار کرنے میں میری مدد کی۔ **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ! اس اسلامی بھائی کی انفرادی کوشش کی برکت سے میں ضیاء کوٹ میں ابوحنیفہ مسجد (مرے کالج روڈ) میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے اجتماعی اعتکاف میں شریک ہوگیا۔ دورانِ اعتکاف ہونے والے رقّت انگیز بیانات اور پرسوز دعاؤں نے میرے دل میں خوفِ خدا اور عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شمع روشن کردی۔ مجھے **توبہ** نصیب ہوئی اور میں نے پُختہ عزم کرلیا کہ اب تاحیات **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول سے وابَستہ رہوں گا۔ یوں میں **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہوکر سنّتوں کی خدمت کرنے لگا۔ اس دوران **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہوکر **عطّاری** بن گیا۔ پھر مجھ پر ایک اسلامی بھائی نے انفرادی کوشش کی اور **دعوتِ اسلامی** کے **جامعۃ المدینہ** میں درسِ نظامی (عالم کورس) کرنے کے لئے میرا ذہن بنایا۔ میں 1998ء میں گھر والوں سے اجازت لینے کے بعد **بابُ المدینہ** کراچی آگیا اور **جامعۃ المدینہ** (فیضانِ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گلستان جوہر) میں داخلہ لیا۔ 2005ء، ۱۴۲۶ھ میں فارغ التحصیل ہونے کے بعد **دعوتِ اسلامی** کے **جامعۃ المدینہ** (ضیا کوٹ) میں 12 ماہ تک تدریس کرنے کی سعادت پائی۔ اِس وقت میں **جامعات المدینہ** پنجاب ضیائی کا **صوبائی خادِم** (ذمّہ دار) ہوں۔ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ پر کروڑوں رحمتیں نازل ہوں کہ

جن کے دامنِ کرم سے وابستہ ہونے کی برکت سے **جہنم میں لے جانے والے اعمال** میں مبتلا نوجوان **جنت میں لے جانے والے اعمال** کرنے میں مشغول ہوگیا۔

اسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو
اندھیرا ہی اندھیرا تھا اُجالا کر دیا دیکھو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ایک مبلِّغ کی مسلسل انفرادی کوشش نے ایک نوجوان کو اپنی جوانی برباد کرنے سے بچا لیا۔ وہ نوجوان **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے فیضان سے نہ صرف عالم بلکہ عالم گر بن گیا۔

اللہ عزّوجلّ **کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(16) کراٹے کا ماہِر، عالِم کیسے بنا؟

بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی محمد مجاہد العطاری المدنی (عمر تقریباً 40 سال) کے حلفیہ بیان کا لبِّ لباب ہے: **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں فیشن پرست نوجوان تھا۔ میں کراٹے کا **ماہر** تھا لہٰذا لڑائی جھگڑے میں پیش پیش ہوتا تھا۔ افسوس! کہ میں **ظُلم** کے اَنجام سے بے خبر تھا۔ **راہِ توبہ** پر میرے سفر کا آغاز کچھ اس طرح ہوا کہ غالباً 1987ء میں میرے ایک رشتہ دار اسلامی بھائی (جو خُود بھی نئے نئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے تھے) نے مجھے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کی نہ صرف

دعوت دی بلکہ جمعرات کو مجھے اجتماع میں لے جانے کے لئے میرے گھر پہنچ گئے ۔یوں میں نے گلزارِ حبیب مسجد (بابُ المدینہ کراچی) میں جمعرات کو ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ۔**شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت** بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری دامت برکاتہم العالیہ کا رقّت انگیز بیان سُن کر میں **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ سے لرز گیا۔**الحمدللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے اُسی وقت اپنے گناہوں سے **توبہ** کی ۔**امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے دستِ اقدس پر بیعت کر کے **عطّاری** بھی بن گیا اور **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہوکر **نیکی کی دعوت** کی دُھومیں مچانے لگا۔میرے والد صاحب مجھے 12 سال کی عمر میں اپنے پیر صاحب کے پاس بیعت کروانے کے لئے لے کر گئے تھے تو انہوں نے یہ کہہ کر بیعت کرنے سے انکار کردیا کہ **یہ کسی اور کا ہے** ۔تادمِ تحریر میں **المدینۃ العلمیۃ** میں خدمات سرانجام دے رہا ہوں۔علاوہ ازیں مجھے دعوتِ اسلامی کی تنظیمی ترکیب کے مطابق بنائے گئے ڈویژن میں بطورِ **قافلہ ذمّہ دار** اور بابُ المدینہ کی **مجلس رابطہ بالعلماء ومشائخ** کے رُکن کے طور پر **سنّتوں کی خدمت** کی سعادت حاصل ہے۔

تم دعوتِ اسلامی کو جانتے ہو کیا ہے
فیضانِ مدینہ ہے فیضانِ مدینہ ہے

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اپنے رشتہ دار اسلامی بھائی کی

انفرادی کوشش سے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے والے اس مَدَنی اسلامی بھائی کو کیسی برکتیں نصیب ہوئیں۔ ہمیں بھی چاہئیے کہ جہاں ہم دیگر مسلمانوں کو نیکی کی **دعوت** پیش کرتے ہیں وہیں اپنے عزیز واقارب پر بھی انفرادی کوشش کیا کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(17) سعادتوں کی معراج کی داستان

مرکزالاولیاء (لاہور) کے ایک قریبی شہر نارنگ منڈی کے اسلامی بھائی نُورُالمصطفیٰ العطاری المدنی (عمر تقریباً 31سال) کا بیان کچھ یوں ہے: میں ایک اسکول میں پڑھتا تھا۔ ہمارا گھرانا پکا سنی، قدرے مذہبی اور دنیاوی اعتبار سے تعلیم یافتہ تھا۔ والد صاحب کو مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ یوں مطالعے کا ذوق اور سنیت کا شعور گویا مجھے ورثے میں مِلا۔ ذوقِ علمی وشعورِ سنّیت کے اِس اِمتزاج نے مجھے لڑکپن ہی میں **اعلیٰ حضرت**، امام اہلسنت ، مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی عظمت ورفعت سے آشنا کردیا۔ یوں میں بڑی محبت وعقیدت سے سرکارِ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن کے دریوزہ گروں میں شامل ہوگیا۔ فیضانِ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن کی برکت سے میں علماءِ اہلسنّت کثرھم اللہ تعالٰی سے بڑی محبت کرتا تھا اور بدمذہبوں سے سخت متنفر تھا۔

ہمارے محلے کی مسجد میں ایک **سبز عمامے** والے صاحب بطورِ خادم یا مؤذن آئے۔ وہ ہمارے ساتھ بڑی ملنساری سے ملاقات کیا کرتے۔ ایک مرتبہ انہوں نے مجھے "**مدینے کی ڈھول**" نامی (جیبی سائز کی) نعتوں کی کتاب تحفے میں

دی۔اس میں کچھ آسان اور مختصر **وظیفے** بھی لکھے ہوئے تھے۔ میں نے اس میں سے تین وظائف منتخب کیے۔تا دمِ تحریر بھی ان کی عموماً پابندی کرتا ہوں۔مگر اتفاق دیکھئے کہ اس کے مؤلف کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہ تھا۔ مجھے فقہی مسائل میں بھی دلچسپی تھی۔ایک مرتبہ ایک کتاب انتہائی خستہ حالت میں نہ جانے کہاں سے دستیاب ہوئی۔ نام دیکھا تو ''نماز کا جائزہ''، میں نے فوراً پڑھ ڈالی اور اسی وقت اپنی **نماز** دُرُست کرلی۔اس کتاب سے نماز کے علاوہ دیگر کئی مسائل جو عوام میں غلط مشہور تھے،معلوم ہوئے۔خصوصاً ایک مسئلہ مجھے اب تک یاد ہے جسے پڑھ کر میں سب کو بتاتا پھرتا تھا کہ بچے کے پیشاب کو پاک سمجھنے کا مسئلہ غلط ہے، درست مسئلہ یہ ہے کہ بچے کا پیشاب بھی ناپاک ہوتا ہے چاہے وہ ایک دن کا ہی ہو۔غالباً اسی کتاب سے سیکھ کر میں لوگوں کو درست وضو کرنا بھی سکھایا کرتا تھا۔

میٹرک کے بعد میں نے لاہور کے ایک کالج میں داخلہ لیا۔اسی کالج سے ملحق ہاسٹل میں میری رہائش تھی۔ایک کمرے میں ہم چار نوجوان رہتے تھے۔ پڑھائی کے علاوہ آپس میں ہماری بحثیں بھی ہوتی رہتی تھیں۔ایک بار ہمارے درمیان یہ بحث چھڑ گئی کہ سرمہ ڈالنا **سنت** تو ہے مگر اس کا سنت طریقہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ میں جمعہ کی چھٹی میں گھر جاؤں گا اور اپنے شہر کی مرکزی مسجد کے خطیب صاحب سے پوچھ کر آؤں گا۔چنانچہ میں گھر پہنچا اور اپنے شہر کی مرکزی جامع مسجد میں جمعے کی نماز ادا کرنے کے بعد خطیب صاحب سے ملا اور ان سے **سرمہ ڈالنے کی سنت** کے بارے

میں استفسار کیا۔انہوں نے نہایت شفقت سے فرمایا، ''کیا میں آپ کوایک ایسی **کتاب** نہ دوں جس میں سرمے کے ساتھ ساتھ **مدنی آقا** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی اور بھی بہت سی سنتوں کا بیان ہے۔آپ جب تک چاہو اس کا مطالعہ کرو اور جب چاہو واپس کر دینا۔'' میں توقع سے بڑھ کر نوازش پر بہت خوش ہوا۔انہوں نے ایک خادِم کوآواز دی: ''بھائی یہاں سے **فیضانِ سنت** پکڑانا۔'' خادِم نے وہ کتاب بڑی عقیدت سے لاکر اُن کی خدمت میں پیش کردی۔قبلہ خطیب صاحب نے وہ کتاب لی اور اسے بوسہ دیتے ہوئے **اشکبار** ہو گئے اور قریب موجود ایک صاحب (جو مسجد کیلئے فی سبیل اللہ الیکٹریشنر کا کام کیا کرتے تھے) سے مخاطب ہو کر فرمایا، ''**مولانا الیاس قادری صاحب کے احسانات کا بدلہ کون چکا سکتا ہے؟**'' جواباً ان صاحب نے بھی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا: ''**واقعی، یہ سنیت کا بہت کام کررہے ہیں۔**'' یہ الفاظ میرے ذہن میں نقش ہو گئے۔مگر اُس وقت نہ تو میں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے واقف تھا اور نہ ان کے احسانات سے۔'' بہرحال میں نے ان سے خوشی خوشی **فیضانِ سنّت** لی اور لے جاکر بڑے شوق سے اپنے روم میٹ (یعنی ہم مکتب) دوستوں کواس کا کچھ حصہ پڑھ کرسُنایا۔اس کتاب کے سادہ مگر پُرکشش اندازِ بیاں نے سب کوایسا مسحور کیا کہ جب کبھی ہم اس کتاب کو لے کر بیٹھتے تو ایک ہی نشست میں **کئی کئی صفحات** پڑھ لیتے۔کئی بار ایسا بھی ہوا کہ ہماری آنکھیں اشکبار ہو جایا کرتیں۔ بالخصوص جب میں نے داڑھی رکھنے سے متعلق باب کا مطالعہ کیا تو امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے حکیمانہ انداز نے

مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا ایسا جذبہ دیا کہ میری آنکھوں سے آنسو بہنے لگے ۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ان جملوں کے ساتھ ہی ساتھ حامی بھر لی کہ **''گردن تو کٹ سکتی ہے مگر داڑھی نہیں ......''** اور پھر **''شاباش...... شاباش......شاباش''** کے اختتامی الفاظ نے روحانی طور پر ایسی پیٹھ تھپکی اور وہ ہمت مضبوط کی کہ پھر کوئی رکاوٹ داڑھی رکھنے میں کبھی آڑے نہ آسکی خواہ وہ رشتہ داروں کی سختیاں تھیں یا کالج کے کلاس فیلوز کی پھبتیاں۔ **الحمدللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ! میں نے اپنے چہرے کو سنّتِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے آراستہ کرلیا۔ مگر وائے افسوس کہ جن کی روحانی توجہ نے یہاں تک پہنچا دیا ابھی تک ان کا کوئی خاطر خواہ تعارف نہ ہوسکا۔ پھر ایک رسالہ بنام **''پُراَسرار بھکاری''** کہیں سے ہاتھ لگا، پڑھا تو بہت متاثر کن پایا۔ میرے ایک ہم مکتب نے بتایا کہ جن کا یہ رسالہ ہے ان کی ایک **تحریک** بھی ہے جس کا (سوڈیوال کوارٹر کی حنفیہ مسجد میں) اجتماع بھی ہوتا ہے اور اجتماع کے بعد وہ لوگ حلقے بنا کر دعائیں اور سنّتیں یاد کرتے ہیں۔

ہم نے پروگرام بنایا کہ کسی دن اجتماع میں چلیں گے۔ کئی ہفتے گزر گئے مگر کوئی نہ گیا۔ بالآخر ایک جمعرات میں اکیلا ہی نکل گیا۔ جب میں اجتماع گاہ کے اسٹاپ پر ویگن سے اترا تو قدم باہر رکھتے ہی **صلٰوۃ وسلام** پڑھنے کے پیارے پیارے مانوس الفاظ میرے کانوں میں رس گھولنے لگے۔ دیکھا تو سبز عمامے اور سفید کپڑوں میں ملبوس ایک نوجوان اپنے جیسے کچھ نوجوانوں سے تھوڑا آگے ہوکر بلند آواز

سے پکار رہا تھا، ''الصلاۃ و السلام علیك یا رسول اللّٰہ، وعلی آلك و أصحٰبك یاحبیب اللّٰہ۔ ''اس کے پیچھے کھڑے اسلامی بھائی (جو ایک بس سے اُتر اُتر کر ایک جگہ جمع ہوتے جا رہے تھے) بھی درود پاک کے یہی صیغے اس کے ساتھ دہرا رہے تھے۔ سنّیت کے اس برملا اظہار واعلان نے مجھے ایسا سرور بخشا کہ یہ منظر دیکھتے ہی سبز عمامے والوں کی اس تحریک یعنی **دعوتِ اسلامی کو دل دے بیٹھا**۔ عاشقانِ رسول کا وہ قافلہ یونہی بلند آواز سے صلوٰۃ وسلام پڑھتا ہوا آگے بڑھا تو میں بھی بے خودی کے عالم میں ان کے ساتھ ہولیا۔

درود وسلام کی صدائیں بلند کرتے ہوئے یہ قافلہ جلد ہی اجتماع گاہ میں پہنچ گیا مگر اس نے مختصر سے دورانئے میں میرے دل ودماغ پر وہ اثرات چھوڑے کہ مجھے فسق وفجور اور مکر ودغا سے **نفرت** محسوس ہونے لگی، میں اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی **فکر** میں کھو گیا۔ میں حیران تھا کہ میرے ہی جیسے ان نوجوانوں کی روحوں کو ایسا غسل کس نے دیا کہ ان کی طہارت وپاکیزگی نے گناہوں کی گندگی میں لتھڑے ہوئے مجھ جیسے گنہگار کو **ظاہر وباطن کی صفائی** کی فکر میں مبتلا کر دیا، اور ان کے کردار کو ایسا عطر بیز کس نے کر دیا کہ ان کی خوشبو سے مجھ بدکردار و بدبودار کے مشام جاں بھی **معطّر** ہونے لگے۔ بہرحال میں مسجد میں داخل ہوا اور کثیر تعداد میں جمع عاشقانِ رسول کے درمیان جا بیٹھا۔

ایک نوجوان مبلغ بڑے میٹھے میٹھے انداز میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کو راضی کرنے اور ان کی ناراضی سے بچنے کے موضوع پر بیان کررہے تھے۔ان کے منہ سے نکلنے والے الفاظ پرغور وفکر کرتا ہوا میں تصور ہی تصور میں جہنم کے **عذابات** اور جنّت کے **انعامات** بھی دیکھ آیا۔میں سوچنے لگا کہ **اللہ** تعالیٰ کی **رضا** کیسے حاصل ہوگی؟ اس کے **غضب** سے میں کیونکر بچ پاؤں گا؟ہائے! جہنم کی اس بھڑکتی آگ اور ڈنک مارتے بڑے بڑے سانپ بچھوؤں کا عذاب کیونکر **برداشت** کروں گا؟ آہ! جنت کی ازلی نعمتوں، ابدی راحتوں سے **محروم** کردیا گیا تو میرا کیا بنے گا؟ بس اسی وقت میں نے یہ نیّت کرلی کہ خود کو گناہوں سے بچا کر ان عذابوں سے **چھٹکارا** پانا اور خوب خوب نیک اعمال بجالا کر جنتی نعمتوں کا **حقدار** بننا ہے۔بیان کے آخر میں مبلغ نے راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی ترغیب دلائی تو میں نے دل میں ٹھان لی کہ کبھی وقت نکال کر مدنی قافلے میں ضرور سفر کروں گا۔

بیان کے بعد لائٹیں بند کردی گئیں اور سبز گنبد کا تصور باندھ کر درود پاک اور پھر کعبۃ اللہ شریف کا تصور باندھ کر **ذکراللہ** عَزَّوَجَلَّ کا سلسلہ ہوا۔مجھے ایسا لگا جیسے میں کسی ایسی جگہ پر ہوں جہاں ہر چیز میرے رب قدیر کا **ذکر** کررہی ہے۔اس کے بعد **دُعا** شروع ہوگئی۔مجھے کیا پتا تھا کہ اپنے گناہوں کا اقرار کرکے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے بخشش ومغفرت کا سوال کرنے والے ایسی **گریہ زاری** کرتے ہیں کہ پتھر دل کو بھی رونا آجائے، میں کب جانتا تھا کہ اس خدائے جبار وقہار کے خوف سے **زاروقطار**

رونے والے ابھی دُنیا میں باقی ہیں، مجھے کہاں معلوم تھا کہ اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ سے دفعِ مصائب، حلِ مشکلات اور شفاءِ مریضاں کے لئے اس طرح رو رو کر **فریاد** کی جاتی ہے۔ یہ میری زندگی کی پہلی دعا تھی جس میں مجھے لگا کہ جیسے دل سے گناہوں کا سارا **میل کچیل** اور غبار اتر گیا ہے اور یہ اُجلا اُجلا ہو گیا ہے۔ میری روح کی آلائشیں دور ہو گئیں اور وہ **نکھر** گئی ہے۔ پھر کھڑے ہو کر **صلوٰۃ وسلام** پڑھا گیا۔ مجھے یوں لگا کہ گویا میں سینکڑوں عشاق کے ہمراہ مدینہ پاک میں روضۂ اقدس کے سامنے موجود ہوں۔ اپنے **آقا** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اتنا قرب مجھے شاید پہلے کبھی نہ محسوس ہوا ہو گا، ان پر نثار ہونے اور ان کے قدموں میں لوٹنے کو دل اتنا پہلے کبھی نہ مچلا ہو گا۔

اس کے بعد سنّتیں سیکھنے سکھانے کے **حلقے** سج گئے۔ میں چونکہ پہلی بار اجتماع میں حاضر ہوا تھا۔ لہٰذا کسی حلقے والوں سے جان پہچان نہ ہونے کے باعث کہیں بیٹھا نہیں بلکہ چل پھر کر مختلف حلقوں سے تھوڑا تھوڑا سننے لگا۔ ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است (یعنی ہر پھول کا اپنا رنگ اور خوشبو تھی)، مبلغین اسلام کے ان کھلتے ہوئے پھولوں سے سارا گلشن مہک رہا تھا اور میں اس باغ میں اِدھر اُدھر ٹہل رہا تھا۔ اچانک ایک مبلغ اسلامی بھائی نے بڑی شفقت و محبت سے مجھ سے ملاقات کی اور میرا مکمل تعارف حاصل کرتے ہوئے میرا باقاعدگی سے اجتماع میں آنے بلکہ دوسروں کو لانے کا ذہن بنایا اور مجھے اپنا پکا دوست بنا لیا۔ حلقے ختم ہوئے تو سب اسلامی بھائی ایک دوسرے کو ملنے لگے۔ میں حالانکہ کسی کو جانتا تک نہ تھا مگر سب مجھے یوں اپنائیت سے ملتے جاتے جیسے سب

میرے واقف ہوں۔ میں متعجب تھا کہ یا خدایا! یہ کیسے لوگ ہیں کہ **پہلی ہی ملاقات** میں ایسی محبت دے رہے ہیں جو مجھے کبھی شاید اپنوں نے بھی نہ دی ہو۔اے میرے پروردگار! یہ کیسے لوگ ہیں جو ایسے دور میں بھی ایسی بے غرض محبت سے سرشار ہیں کہ جہاں سگے رشتے دار بھی بغیر مطلب کے منہ نہیں لگاتے، کیا انسانوں کے اس جنگل میں جہاں حرص وہوس کے بھوکے بھیڑیے ہر طرف خود غرضی کا منہ کھولے نگلنے کو تیار ہیں ایسے **بے لوث مبلغین** بھی موجود ہیں؟ اخلاق ومحبت اور خلوص ومروّت کے یہ **پیکر** کیا اسی دھرتی پر اپنی خیر خواہی کی بہار دکھا رہے ہیں؟ کہیں میں **خواب** تو نہیں دیکھ رہا۔ مگر مجھے یقین کرنا پڑا کہ یہ خواب نہیں **حقیقت** تھی ۔بس دعوت اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماع میں پہلی بار شریک ہوتے ہی میرے دل سے یہ صدا نکلنے لگی **اے اللہ! مجھے بھی ان جیسا بنادے۔**

انہی جذبات کے ساتھ دیر تک اپنے ان اسلامی بھائیوں میں گھومتا پھرتا رہا۔مگر میں مجبور تھا کہ زیادہ دیر تک رُک نہیں سکتا تھا کیونکہ ہاسٹل کا مین گیٹ بند ہوجاتا تھا۔سو بادلِ نخواستہ میں واپس ہولیا۔اگلے دن میں نے اپنے ہم مکتب (رُوم میٹ) دوستوں کو اپنے **تاثرات** سے آگاہ کیا اور آئندہ جمعرات انہیں بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی۔انہوں نے حامی بھر لی۔چُنانچہ اگلی جمعرات ہم تینوں (جن میں میرا وہ محسن بھی شامل تھا جس نے مجھے اس اجتماع کے بارے میں بتایا تھا) **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شریک ہوئے۔اجتماع میں ہمیں دوسرے اسلامی بھائیوں کو دعوت پیش کر کے لانے

کی ترغیب دلائی گئی۔ ہم نے آئندہ جمعرات کو کافی طلبہ کو اجتماع کی دعوت دی اور سات یا آٹھ اسلامی بھائیوں کو دارالاقامت سے اجتماع میں لانے میں کامیاب بھی ہوئے۔ اسی طرح ہر جمعرات کو اجتماع میں حاضری کے ساتھ ساتھ دارالاقامت میں بھی **مدنی کام** شروع کردیا۔ حالانکہ وہاں بدمذہبوں کی اجارہ داری تھی اور ان کی طرف سے ہماری شدید مخالفت بھی ہوئی مگر ہم ان تمام مخالفتوں کا سامنا کرتے ہوئے بھی مَدَنی کام کرتے رہے۔ کچھ ہی عرصے بعد میں نے سبز سبز عمامے کا تاج بھی اپنے سر پر سجالیا۔

پھر میں نے عالَم اسلام کے عظیم رہنما شیخ طریقت امیرِ اہلسنّت کی زیارت کی۔ ہوا یوں کہ ہم راہِ خدا عزوجل میں سفر پر تھے کہ ہمیں اطلاع ملی کہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ **گلزارِ طیبہ** (سرگودھا) میں سنتوں بھرے اجتماع میں بیان فرمائیں گے۔ ہمارے قافلے کا رخ گلزارِ طیبہ کی طرف ہوگیا۔ شبِ معراج کی پُرکیف ساعتیں تھیں جب میں نے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی زیارت کی۔ میں عالَم وجد میں اُس نورانی چہرے کو تکتا رہا جس کے بارے میں خطیب صاحب نے فرمایا تھا: '''' **مولانا الیاس قادری صاحب کے احسانات کا بدلہ کون چکا سکتا ہے؟** '''' اسی اجتماع میں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے دامن سے وابستہ ہو کر میں **عطاری** بھی بن گیا۔

پھر میں صوبائی و بین الاقوامی اجتماع میں شریک ہوا۔ جہاں مجھے **نیکی کی دعوت** عام کرنے کا مزید جذبہ نصیب ہوا۔ میں نے اپنے شہر جا کر اپنی بساط کے مطابق **دعوت اسلامی اور امیر اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا تعارف عام کرنا شروع

کیا۔ الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے شہر میں بھی دعوتِ اسلامی کامَدَنی کام شروع ہوگیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اردگرد کے قصبوں اور دیہاتوں میں بھی مَدَنی قافلے اُتر گئے اور سنّتوں کی بہاریں آگئیں۔

علمِ دین حاصل کرنے کا شوق تو مجھے پہلے سے ہی تھا۔مَدَنی ماحول کی برکت سے یہ شوق مزید پروان چڑھا اور میں درسِ نظامی کرنے کے لئے باب المدینہ کراچی پہنچا اور جامعۃ المدینہ میں داخلہ لے لیا۔ دورانِ تعلیم مجھے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی علم دوستی کے صدقے ،آپ کی **صحبتیں** بھی نصیب ہوئی۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد تادمِ تحریر میں دارالافتاء اہلسنّت (بابری چوک (گرومندر چوک) باب المدینہ کراچی) میں **فتویٰ نویسی** کی تربیت حاصل کررہا ہوں۔ خطیب صاحب کے جملے ابھی بھی میرے کانوں میں گونج رہے ہیں: **''مولانا الیاس قادری صاحب کے احسانات کا بدلہ کون چکا سکتا ہے؟''**

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے فیضانِ سنّت ،دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماع اور عاشقانِ رسول کے کردار وعمل سے متاثر ہوکر اپنا سب کچھ دعوتِ اسلامی پر نثار کردینے کا جذبہ پانے والے اسلامی بھائی کی بہار ملاحظہ فرمائی۔ ہمیں بھی چاہئیے کہ اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش کرکے انہیں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتب ورسائل پڑھنے کی دعوت دیں۔ الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **امیرِ اہلسنّت**

دامت برکاتہم العالیہ کی تالیف کردہ کتب ورسائل کا طرزِ تحریر عام فہم، شیریں اور اندازِ تفہیم ایسا ہمدردانہ ہوتا ہے کہ پڑھنے والا متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ عوام وخواص دونوں آپ دامت برکاتہم العالیہ کی تحریروں کے **شیدائی** ہیں اور آپ دامت برکاتہم العالیہ کی **کتب ورسائل** کو نہ صرف خود پڑھتے ہیں بلکہ دیگر مسلمانوں کو مطالعے کی ترغیب دلانے کے ساتھ ساتھ کثیر تعداد میں خرید کر **مفت تقسیم** بھی کرتے ہیں۔ تادمِ تحریر درجنوں موضوعات پر آپ دامت برکاتہم العالیہ کی **منفرد اسلوب** کی حامل متعدد **کتب ورسائل اور تحریری بیانات** منظرِ عام پر آچکے ہیں۔ الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ! **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی ان کتب ورسائل کی برکت سے کثیر مسلمانوں کو توبہ نصیب ہوئی اور ان کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا ہوگیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(18) بچپن ہی سے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگیا

باب المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی عبدالحبیب العطاری کا بیان کچھ یوں ہے: میں نے جب سے آنکھ کھولی گھر میں **سبز عمامے** اور **سفید مَدَنی لباس** کے نظارے دیکھے وہ اس طرح کہ میرے والد صاحب **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے۔ یوں میں سنّتوں بھرے **مَدَنی ماحول** میں پلا بڑھا۔ مجھے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے بیعت کروا کر **عطّاری** بھی بنوا دیا گیا۔ میں والد صاحب کے ساتھ ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کیا کرتا۔ پھر مجھے والد صاحب کے ہمراہ بارگاہِ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی حاضری بھی نصیب

ہوتی ۔ الحمدللہ عزوجل میرے والدِ محترم نے مجھے بچپن ہی میں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں پیش کردیا تھا کہ آپ اس سے **دعوتِ اسلامی** کا جو کام چاہیں لے لیجئے۔ میں تھوڑا بڑا ہوا تو ہم ایک پوش علاقے میں منتقل ہوگئے۔ وہاں نیک صحبت سے محرومی کی وجہ سے میں مَدَنی ماحول سے دُور ہونا شروع ہوگیا اور ماڈرن بن گیا۔ پھر میرے ایک مُحسن اسلامی بھائی نے مجھ پر انفرادی کوشش کی اور مجھے بااصرار **مدرسۃ المدینہ** (بالغان) میں بٹھادیا۔ الحمدللہ عزوجل ٹوٹا ہوا **تعلق** پھر سے جُڑنا شروع ہوگیا۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی نگاہِ **فیض** سے حصولِ علم کا جذبہ ملا اور میں نے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کرنے کے ساتھ ساتھ درسِ نظامی میں بھی داخلہ لے لیا۔ اس دوران دعوتِ اسلامی کا **مَدَنی کام** بھی کرتا رہا۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد **نگاہِ مُرشِد** کے صدقے مجھے تادمِ تحریر **پاکستان انتظامی کابینہ وباب المدینہ مشاورت** اور مجلس بیرون ممالک کی رُکنیت حاصل ہے اور مجلس جامعۃ المدینہ (للبنین) ومجلس حج وعمرہ کا میں **خادِم** (نگران) ہوں۔ الحمدللہ عزوجل میرے دو بیٹے ہیں، وہ بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہیں، دونوں ہی حفظ کے طالب العلم ہیں اور عالم بننے کا جذبہ رکھتے ہیں۔

اللہ عزوجل کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(19) بُرے عقائد سے توبہ کر لی

بابُ المدینہ کراچی میں مقیم ایک اسلامی بھائی محمد اکبر العطاری المدنی (عمر تقریباً 26 سال) کا کہنا کچھ یوں ہے: میری بدنصیبی کہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی

ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے بد مذہبوں کے دارالعلوم میں زیرِ تعلیم تھا۔ میں نے حفظ بھی انہی کے پاس کیا تھا۔ اُن کی تحریر وتقریر عشقِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی چاشنی سے **نا آشنا** تھی۔ اولیاءُ اللہ سے **نسبت** قائم کرنا، اُن کے نزدیک توحید کے مُنافی تھا۔ ایسے بدعقیدہ ماحول میں رہنے کی وجہ سے میری آنکھوں پر بھی تعصب کی **پٹی** بندھی ہوئی تھی جو مجھے راہِ حق دیکھنے سے باز رکھے ہوئے تھی۔ اسی دوران ایک اسلامی بھائی سے میری راہ ورسم بڑھی تو انہوں نے مجھے ان کے **کفریہ وگمراہ کن** عقائد کے بارے میں بتایا، حسبِ ضرورت کتابیں بھی دکھائیں۔ اب میری آنکھیں کھلیں کہ میں تو اپنی آخرت **برباد** کئے بیٹھا ہوں۔ میں نے اُسی وقت **توبہ** کی اور **جامعۃ المدینہ** بابُ المدینہ کراچی کے خوش عقیدہ ماحول میں درسِ نظامی کرنا شروع کردیا۔ اب میں **رُوحانیت** کی لذت سے آشنا ہوچکا تھا۔ کچھ ہی عرصہ میں دامنِ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے وابستہ ہوکر **عطّاری** بھی بن گیا۔ یوں درسِ نظامی مکمل کرنے کے بعد **جامعۃ المدینہ** (فیضانِ محمدی بابُ المدینہ کراچی) میں بحیثیتِ مُدرِّس علمِ دین کی روشنی پھیلانے کے ساتھ ساتھ **دعوتِ اسلامی** کے **دارُالافتاء اہلسنّت نورالعرفان** (سید معصوم شاہ بخاری مسجد، نزد پولیس چوکی باب المدینہ کراچی) میں فتویٰ نویسی کی تربیت بھی حاصل کررہا ہوں۔ علاوہ ازیں اپنے علاقے میں **دعوتِ اسلامی** کی ذیلی مشاورت کا خادِم (نگران) بھی ہوں۔ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمتوں کی چھما چھم برسات ہو جن کی بنائی ہوئی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے ذریعے مجھے **خوش**

عقیدگی کی دولت نصیب ہوئی۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی
صدقہ تجھے اے ربِّ غفار مدینے کا

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(20) کھیلوں کا شوقین، مُدَرِّس بن گیا

مرکزالاولیاء لاہور کے ایک اسلامی بھائی محمد عامر حمید العطاری المدنی (عمر تقریباً 31 سال) نے اپنی خزاں رسیدہ زندگی میں بہار آنے کا تذکرہ کچھ یوں کیا کہ میں معاشرے کا بگڑا ہوا نوجوان اور کرکٹ کا جنون کی حد تک رسیا تھا۔ مجھے ایک اسلامی بھائی نے 22، 23، 24 اپریل 1994ء کو اسلام آباد میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے تین روزہ **سنتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کی دعوت دی مگر میری بدنصیبی کہ میں اس اجتماع میں حاضر نہ ہوسکا۔ اگلے سال 5، 6، 7 اپریل 1995ء کو مرکز الاولیاء لاہور میں ہونے والے تین روزہ **سنتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کی سعادت ملی۔ 7 اپریل بروز جمعۃ المبارک نمازِ عصر کے بعد شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادِری رضوی** دامت برکاتہم العالیہ کا منفرد بیان **''اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **دیکھ رہا ہے''** سُنا، نمازِ مغرب کے بعد **تصوّرِ مدینہ** کیا گیا، تصوّر ہی تصوّر میں سوئے مدینہ جانے والے اس قافلے میں میں بھی شریک ہوگیا، مجھ بڑا لُطف آیا۔ اس کے بعد رقّت انگیز دُعا مانگی گئی۔ شرکائے

اجتماع کی آہ وزاری بیان سے باہر ہے۔ میں بھی اپنے گناہوں کو یاد کرکے خوب رویا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں نے اُسی اجتماع میں سچے دل سے **توبہ** کرلی اور اپنے سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجالیا۔ اسی اجتماع میں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے بیعت ہوکر عطاری بھی بن گیا۔ گھر واپس آنے کے بعد اپنے گاؤں میں **فیضان سنت** کا درس شروع کردیا۔ سنّتوں کا پیغام گھر گھر عام ہونے لگا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ کئی اسلامی بھائیوں نے اپنے سر پر سبز **عمامہ** شریف کا تاج سجالیا۔ آہستہ آہستہ وہاں اسلامی بہنوں میں بھی **مَدَنی کام** شروع ہوگیا اور کئی اسلامی بہنوں نے **مَدَنی برقع** اپنالیا۔

میں نے دُنیوی تعلیم کو خیر آباد کہہ کر محرم الحرام ۱۴۱۷ھ بمطابق ۱۹ مئی ۱۹۹۶ء بروز اتوار **جامعۃ المدینہ** فیضان مدینہ مرکز الاولیاء لاہور کے شعبہ حفظ وناظرہ میں داخلہ لے لیا۔ جب ۱۹۹۷ء میں وہاں شعبہ درس نظامی (عالم کورس) کا آغاز ہوا تو میں درسِ نظامی کرنے لگا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ درس نظامی کی تکمیل کے بعد میں نے **امیر اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے ہاتھوں دستار بندی کی سعادت پائی۔ (تادمِ تحریر) اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ جامعۃ المدینہ (فیضان مدینہ مرکز الاولیاء لاہور) میں پڑھاتے ہوئے پانچواں سال ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں نگاہِ مرشد سے **ڈویژن مشاورت** کا خادِم (نگران) بھی ہوں اور پنجاب عطاری کی نگران مجلس کا رکن بھی۔ اس وقت گھر میں بھی اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی ماحول ہے، میرے بچوں کی امّی بھی **جامعۃ المدینہ** للبنات میں تدریس کررہی ہیں۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

(21) اوّل پوزیشن حاصل کی

حیدرآباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک مَدَنی اسلامی بھائی محمد حسان رضا العطاری المدنی (عمر تقریباً 27 سال) کا بیان کچھ یوں ہے: میرے والِد صاحِب 1987ء سے ہی **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے۔ جب وہ ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں جاتے تو مجھے بھی ساتھ لے جاتے۔ **الحمدللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس طرح بچپن ہی سے **دعوتِ اسلامی** کا پیارا پیارا **مَدَنی ماحول** میری آنکھوں میں سما گیا اور میں دامنِ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے وابستہ ہوکر **عطّاری** بھی بن گیا۔ جب تھوڑا بڑا ہوا تو دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام **مدرسۃ المدینہ** سے حفظِ قراٰن کیا۔ پھر **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی تصانیف کا مطالعہ کرنے کے بعد عالِم بننے کا ذہن بنا اور میں نے درسِ نظامی کرنا شروع کردیا۔ 2005ء میں نگاہِ مُرشد کے طفیل دورۂ حدیث کے امتحان میں **پہلی** اور تنظیم المدارس کے درجۂ عالمیہ کے امتحان میں **دوسری** پوزیشن حاصل کی اور **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے مبارک ہاتھوں سے دستارِ فضیلت حاصل کی۔ (تادمِ تحریر) **دارالافتاء اہلسنّت** (باب المدینہ بابری گرومندر) کراچی) میں **فتویٰ نویسی** کی تربیت حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ **جامعۃ المدینہ** (عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی) میں دورۂ حدیث کے اَسباق پڑھانے کی سعادت بھی حاصل ہے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(22) کلین شیو نوجوان کی توبہ

ڈیرہ اسماعیل خان (صوبہ سرحد، پاکستان) کے ایک **مَدَنی اسلامی بھائی محمد بلال العطاری المدنی** (عمر تقریباً 29 سال) کا بیان کچھ یوں ہے کہ پہلے پہل میں کلین شیو تھا۔ داڑھی اور زُلفیں رکھنے کا بالکل ذہن نہیں تھا بلکہ اگر کوئی مجھے ان کی ترغیب بھی دِلاتا تو میں ہنس کر ٹال دیتا تھا۔ میرے **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے مہکے مہکے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کا آغاز کچھ یوں ہوا کہ میرے بڑے بھائی (جو مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے) نے مجھے علمِ دین حاصل کرنے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے **جامعۃ المدینہ** (فیضانِ مدینہ مرکز الاولیاء لاہور) میں داخل کروادیا۔ شروع شروع میں تو وہاں میرا دل نہ لگا، میں نے وہاں سے راہِ فرار اختیار کرنے کا بھی سوچا مگر بھائی کی وجہ سے ناکام رہا۔ **عاشقانِ رسول** کی صحبت کی بَرَکت سے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ **دعوتِ اسلامی** کی محبت میرے دل میں گھر کر گئی اور علمِ دین حاصل کرنے میں استقامت نصیب ہوگئی۔ اس دوران **عطّاری** بھی بن گیا۔ **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ! میں نے 7 سال کے عرصے میں درسِ نظامی کا کورس مکمل کیا اور اب میں ایک **مدرِّس** کی حیثیت سے **جامعۃ المدینہ** ڈیرہ اسماعیل خان میں پڑھا رہا ہوں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ! **عاشِقانِ رسول** کی صحبت

نے کس طرح ایک کلین شیوڈ نوجوان کو دوسروں کو سنّتوں کی ترغیب دینے والا بنا دیا! اس میں کوئی شک نہیں کہ صُحبت ضَرور رنگ لاتی ہے، اچّھی صُحبت اچّھا اور بُری صُحبت بُرا بناتی ہے۔ لہٰذا ہمیشہ **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت اختیار کرنی چاہئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

(23) سارا گھرانا عطّاری ہوگیا

نواب شاہ (باب الاسلام سندھ) کے مَدَنی اسلامی بھائی محمد آصف رضا العطاری المدنی (عمر تقریباً 29 سال) کا بیان کچھ یوں ہے: میرے والدین کے ہاں اولاد نہ ہوتی تھی۔ تقریباً **9 سال** تک اولاد کی نعمت سے **محروم** رہنے کے بعد میرے والِد محترم اپنے پیرومرشد (جو کہ حضرت سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ مجاز تھے) کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا۔ پیر صاحب نے سلام کا جواب دینے کے فوراً بعد ارشاد فرمایا: ''عبدالغفار! لگتا ہے آج **اولاد** کے لئے آئے ہو۔'' عرض کی: ''جی حضور! ایسا ہی ہے۔'' ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ **بیٹا** عطا فرمائے گا، ان شآءاللہ عَزَّوَجَلَّ مگر شرط یہ ہے کہ اسے **حافظ و عالم** بنانا۔'' عرض کی: ''حضور! جیسے آپ کا حکم۔'' چنانچہ پیرومرشد کی دعاء کی برکت سے میری پیدائش ہوئی۔ تقریباً **5** برس کی عمر میں گاؤں کے اسکول میں داخل کروا دیا گیا۔ پھر ہم 3 سال بعد شہر منتقل ہوئے تو مجھے انگلش میڈیم اسکول میں کلاس وَن میں داخل کروا دیا گیا۔ 1988ء میں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے بیعت ہو کر **عطّاری** بھی بن گیا۔

جب میں ساتویں کلاس میں تھا تو ایک صبح جب میں اسکول جانے کے لئے **تیاری** کر چکا تھا کہ والد صاحب نیند سے بیدار ہوئے اور مجھ سے فرمایا: ''آج سے تم اسکول **نہیں** جاؤ گے۔'' میں تو خاموش رہا مگر میرے دادا جان مرحوم (جو سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے مرید تھے) نے دریافت فرمایا: ''کیا بات ہے اسے اسکول جانے سے کیوں **روکتے** ہو۔'' والد محترم نے کہا: ''آج سے یہ **''مدرسۃ المدینہ''** جائے گا، آج قبلہ پیر صاحب میرے خواب میں تشریف لائے اور مجھ سے اِرشاد فرمایا: ''کیا اپنا **وعدہ** بھول گئے ہم نے کہا تھا کہ اسے **حافظ و عالم** بناؤ گے مگر تم نے اسے انگلش (میڈیم) اسکول میں داخل کروادیا، جاؤ اور اس کو **دعوتِ اسلامی** کے **مدرسۃ المدینہ** میں داخل کروادو۔''

چنانچہ مجھے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی مرکز **فیضان مدینہ** (نواب شاہ) میں قائم **مدرسۃ المدینہ** کے شعبۂ حفظ میں داخل کروادِیا گیا۔ وہاں **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے قرآن مجید مکمل **حفظ** کیا۔ پھر قاری صاحب کی بھرپور انفرادی کوشش سے 1998ء میں **جامعۃ المدینہ** (گلستانِ جوہر باب المدینہ کراچی) میں درس نظامی (عالم کورس) میں داخلہ لے لیا۔ 2005ء میں درسِ نظامی مکمل ہوا اور میں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے دستِ مبارک سے دستارِ فضیلت سر پر سجانے کے بعد خدمتِ دین میں مصروف ہوگیا۔ (تادمِ تحریر) **دعوت اسلامی** کے ایک اہم شعبے **''المدینۃ العلمیۃ''** میں شعبۂ تراجم کے **ذمّہ دار** کی

حیثیت سے خدمتِ دین کی سعادت حاصل ہے۔

میرے دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہونے سے **قبل** خاندان کا ایک بھی فرد **مَدَنی ماحول** میں نہیں تھا مگر اب **الحمدللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ خاندان کے کئی گھرانے مَدَنی ماحول سے **وابستہ** ہیں اور **عطاری** ہیں۔ میرے ایک چچا جنہوں نے میرے ساتھ ہی **مدرسۃ المدینہ** میں داخلہ لیا تھا، وہ بھی حافظ قرآن اور **جامعۃ المدینہ** سے فارغ التحصیل ''مدنی عالم'' ہیں۔ میرے والد محترم بھی **امیراہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے **طالِب** ہیں جبکہ والدہ محترمہ اور تمام بہن بھائی، ان کی اولاد، میری بیٹی اور اس کی امی سب کے سب **عطّاری** بن گئے اور ہمارے گھر کا نام بھی **''عطاری ہاؤس''** ہے۔ یہ سب میرے شیخ طریقت امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا فیض ہے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ انہیں حاسدین کے حسد، ظالموں کے ظلم اور شریروں کے شر سے **محفوظ** رکھے اور ہمیں اپنے **پیارے حبیب** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل **دعوت اسلامی** کے مَدَنی ماحول اور **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی غلامی پر استقامت عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

اللّٰہ عزّوجلّ **کی امیرِ اَہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا! کہ دعوتِ اسلامی کو

اکابرینِ اہلسنّت کتنا پسند کرتے ہیں کہ خواب میں آکر اپنے مریدین کو دعوتِ اسلامی کی برکتیں حاصل کرنے کی تاکید فرماتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(24) ماڈرن نوجوان عالِم کیسے بنا؟

باب المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی محمد رضوان رضا العطاری المدنی (عمر تقریباً 24 سال) کا بیان کچھ یوں ہے: میں انگلش میڈیم میں پڑھنے والا ایک **ماڈرن** لڑکا تھا، نت نئے فیشن اپنانا میرا محبوب **مشغلہ** تھا۔ دینی معلومات نہ ہونے کے برابر تھیں۔ آخرت کی فِکر سے **غافل** تھا۔ جب میں نویں کلاس میں تھا تو میرے کزن اپنے گھر والوں سمیت **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے مُنسلک ہوگئے۔ وہ مجھ پر بھی **انفرادی کوشش** کرتے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی برکتیں بتاتے ہوئے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کی دعوت دیا کرتے۔ مگر افسوس! کہ میں اُن کو ہنس کر ٹال دیتا۔ بالآخر ان کی انفرادی کوشش کامیاب ہوئی اور 1998ء جمادیٰ الثانی کے آخری ہفتہ کی رحمتوں بھری گھڑیاں تھیں جب میں ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہونے کے لئے خُصُوصی بس میں بیٹھ گیا۔ مجھے سبز عمامے اور سفید لباس میں ملبوس عاشقانِ رسول کی صحبت بہت **اچھی** لگ رہی تھی۔ جب بس سوئے فیضانِ مدینہ روانہ ہوئی تو ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی نے

سفر کی دعا پڑھائی۔ راستے میں جہاں کہیں چڑھائی آتی تو سب مل کر اللہ اکبر، اللہ اکبر کہتے اور جب بس بلندی سے نیچے اُترتی تو سبحان اللہ پڑھتے۔ اسی طرح مختلف نیکیوں میں اپنا وقت گزارتے ہوئے ہم دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز **فیضان مدینہ** پہنچ گئے۔ میں فیضانِ مدینہ میں داخل ہوا تو بس دیکھتا ہی رہ گیا۔ سبحان اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر طرف سبز سبز عمامے والے پیارے پیارے اسلامی بھائیوں کی بہاریں نظر آرہی تھیں۔ ایک دوسرے کو بڑی محبت اور انتہائی باادب انداز میں ملنا، چھوٹوں پر شفقت کرنا! میرے من کو **بہت بھایا**۔ ایک مبلغ دعوتِ اسلامی نے بڑے خوبصورت انداز میں سنّتوں بھرا **بیان** کیا۔ اس کے بعد ایک اسلامی بھائی نے مختلف فضیلتوں کے حامل **چھ دُرُود پاک** پڑھائے۔ دل کو چھو لینے والی **ذکراللہ** عَزَّوَجَلَّ کی صداؤں اور اجتماعی طور پر مانگی جانے والی رقت انگیز **دعاؤں** اور بعدِ دعا لگائے جانے والے **حلقوں** اور حلقوں کے بعد کی جانے والی **انفرادی کوشش** کے مناظر نے میرے دل میں **مَدَنی انقلاب** برپا کردیا۔ میرے ضمیر نے مجھے ملامت کی کہ جب اس گناہوں بھرے معاشرے میں ایسا نیکیوں سے بھرپور **مدنی ماحول** موجود ہے تو اس سے منہ موڑنا یا ایسے اجتماع میں شرکت نہ کرنا **سخت محرومی** کی بات ہے۔ میں نے اُسی وقت یہ نیت کرلی کہ **ان شآء اللہ** عَزَّوَجَلَّ اب دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں **پابندی** سے شرکت کیا کروں گا۔ **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ میں نے اس نیت پر عمل بھی کیا کیونکہ

ہفتہ وار سنّتوں بھرا اجتماع گویا ہمارے لئے نیکیوں کی بیٹری چارج کرنے کی مانند ہے، ہفتہ بھر اس کا اثر ذہن پر رہتا ہے۔ آئندہ ہفتے جب میں اجتماع میں شریک ہوا تو میری خوشی کی انتہا نہ رہی کہ وہ ہستی جن کے صدقے ہمیں دعوتِ اسلامی جیسی عظیم مَدَنی تحریک ملی، یعنی حضرت علاّمہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اپنے دیدار کے جلوے لُٹا رہے تھے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ نے رجب المرجب کے فضائل پر بیان فرمایا۔ بیان کے بعد آپ دامت برکاتہم العالیہ نے اجتماعی بیعت کروائی۔ میں بھی امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کے ذریعے غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی کا پٹہ اپنے گلے میں ڈال کر **عطاری** ہو گیا الحمدللّٰہ علی احسانہ۔

مجھے مَدَنی قافلوں میں سفر کا شوق تو بہت تھا لیکن کم عمری کی وجہ سے اِجازت نہ ملتی تھی۔ البتہ ایک مرتبہ میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے مَدَنی قافلے میں سفر کرنے میں کامیاب ہو ہی گیا۔ مَدَنی قافلے میں مجھے اتنا کچھ سیکھنے کو ملا جو میں **ساری زندگی نہ سیکھ پایا تھا**۔ گھر بھر میں میرا **غُصّہ** مشہور تھا مگر مَدَنی قافلے سے واپس گھر آنے کے بعد میرے مزاج کے خلاف کوئی بات ہوئی تو خلافِ معمول میں غصے میں آپے سے باہر ہونے کے بجائے **خاموشی** سے دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ یہ مَدَنی قافلے کی پہلی **برکت** تھی جسے مجھ سمیت گھر والوں نے بھی کھلی آنکھوں سے دیکھا۔ جوں جوں میں مَدَنی ماحول کے رنگ میں رنگتا

چلا گیا، میرے کردار و گفتار میں مُثبت تبدیلیاں رُونما ہوتی گئیں۔ مدنی ماحول سے منسلک رہتے ہوئے درس و بیان بھی سیکھنے کو ملا۔ اسلامی بھائیوں کی محبتوں اور شفقتوں سے بالآخر میں نے اپنے سر پر سبز عمامہ بھی سجالیا۔ تاحال اس پر استقامت حاصل ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ مرتے دم تک استقامت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول نے مجھے اتنا بدل کر رکھ دیا کہ سب گھر والے جو پہلے میری تیز مزاجی کے شاکی تھے، اب مجھ سے بہت خوش ہیں۔ والدین تو میری فرمانبرداری پر پھولے نہیں سماتے۔ یہ سب میرے شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی **مَدَنی تربیت** کا نتیجہ ہے۔

بعد ازاں میرے ایک کزن نے مجھ پر درسِ نظامی (عالم کورس) کرنے کے لئے انفرادی کوشش کی۔ مگر میں فوری طور پر کوئی فیصلہ نہ کرسکا۔ مجھے امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کے کتب و رسائل پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ رسائل پڑھنے کی ایک وجہ ان کے ناموں کا دلچسپ ہونا بھی تھی کیونکہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسائل کے نام عموماً ایسے رکھتے ہیں کہ پہلی نظر میں وہ کسی کہانی وغیرہ کا رسالہ معلوم ہوتا ہے اس لئے لوگ اسے دلچسپی سے خریدتے اور پڑھتے بھی ہیں۔ میں **فیضانِ سنت** بھی بہت شوق سے پڑھا کرتا تھا ایک دن فیضان سنت پڑھتے پڑھتے علمِ دین کے فضائل پر مشتمل باب سامنے آیا تو پڑھنے میں بڑا **مزا آیا**۔ مزید پڑھا تو بس پڑھتا ہی چلا گیا کہ **طلباءِ علم دین وعلمائے کرام** کے اس قدر فضائل ہیں۔ پھر بار بار ان فضائل کو پڑھا تو میں نے پختہ ارادہ کرلیا کہ ان شآء اللہ عَزَّوَجَلَّ میں بھی درس نظامی کروں گا۔

لیکن اس کے بعد مشکل یہ آئی کہ کئی دفعہ کے اصرار کے باوجود والدہ راضی نہیں ہوتی تھیں۔ لیکن مجھے آج بھی حیرت ہوتی ہے کہ میری وہ والدہ جو پہلے تو مجھے درس نظامی کی اجازت نہیں دیتی تھیں۔ مگر جب میں میٹرک کے پیپر سے فارغ ہوکر گھر آیا تو دوسرے دن خود ہی مجھے فرمانے لگیں کہ ''کیا ہوا تم نے ابھی تک داخلہ نہیں لیا تاخیر نہ کرو کہ اس میں نقصان ہے۔'' بس پھر کیا تھا میں نے ہاتھوں ہاتھ **جامعۃ المدینہ** (فیضانِ عثمانِ غنی گلستان جوہر باب المدینہ کراچی) میں داخلہ لے لیا کہ کہیں والدہ دوبارہ منع نہ کردیں۔ **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ وہاں درسِ نظامی کرنے کے ساتھ ساتھ **مبلغینِ دعوتِ اسلامی** کی صحبت میں رہنے کا بھی موقع مِلا۔ جس کی برکت سے میں مَدَنی کاموں میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ درجہ ثالثہ میں ہمارا درجہ جامعۃ المدینہ فیضان مشتاق رضی اللہ عنہ (النور سوسائٹی بلاک 19 فیڈرل بی ایریا باب المدینہ کراچی) **منتقل** ہوگیا۔ یہاں مجھے علاقائی اسلامی بھائیوں سے مل کر خوب خوب **مدنی کام** کرنے کا موقع ملا۔ وہاں **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ حلقہ سطح کی ذمہ داری ملی ہوئی تھی۔ جامعۃ المدینہ میں پڑھتے ہوئے **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ گاہے بگاہے اپنے مرشدِ کریم **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں بھی حاضر ہوتا رہتا تھا۔

درجہ سادسہ (یعنی چھٹے درجے) میں ہم دوبارہ جامعۃ المدینہ (فیضان عثمان غنی رضی اللہ عنہ گلستان جوہر) **منتقل** ہوگئے۔ لیکن میں مدنی کام کے لئے علاقہ واٹر پمپ ہی میں آیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ چند اسلامی بھائیوں کے رویے سے دل برداشتہ ہوکر میں نے ارادہ کرلیا کہ اب اس علاقے میں نہیں آیا کروں گا۔ چُنانچہ اس دن میں ظہر کی نماز

پڑھ کر علاقے میں جانے کے بجائے اپنے جامعہ ہی میں سو گیا۔ جب میں سویا تو جن کے صدقے مجھے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرنے کا جذبہ ملا یعنی **امیرِ اہلسنّت** میرے **خواب** میں تشریف لے آئے اور اپنے مبارک ہاتھ میری سمت کھول دیئے۔ میں لپک کر امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی طرف بڑھا۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ نے مجھے اپنے سینے سے لگا لیا۔ کچھ ہی دیر بعد میری آنکھ کھلی تو میں سمجھ گیا کہ امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ مجھے **تسلی** دینے کے لئے تشریف لائے تھے۔ لہٰذا فوراً اٹھ کر عصر کی نماز سے کافی دیر پہلے اپنے حلقہ میں جا پہنچا۔ یوں میں درسِ نظامی پڑھنے کے ساتھ ساتھ مَدَنی کام کرتے کرتے دورۂ حدیث میں پہنچ گیا۔

ہمارا درجہ جامعۃ المدینہ (عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ پرانی سبزی منڈی) میں منتقل ہو گیا تو یہاں امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں حاضری کی ترکیب زیادہ بننے لگی آپ کی صحبت نے مزید علم دین حاصل کرنے کا **شوق** بیدار کیا۔ چنانچہ فارغ التحصیل ہونے کے بعد میں نے جامعۃ المدینہ میں ہی تخصص فی الفقہ (مفتی کورس) میں داخلہ لے لیا۔ (تادمِ تحریر) الحمد للّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام دارالافتاء اہلسنّت تمہید الایمان (جامع مسجد مصطفٰی سیکٹر 1 میٹروول سائٹ باب المدینہ کراچی) میں فتویٰ نویسی کی تربیت حاصل کر رہا ہوں۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اَہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(25) سر پر سبز عمامہ شریف سجا لیا

صوبہ سرحد (پاکستان) کے نادرن ایریا گلگت کے ایک اسلامی بھائی احمد اللہ عطّاری کا بیان کچھ یوں ہے: میرے بڑے بھائی جو اس وقت شعبہ تعلیم میں آفیسر ہیں، مجھے دینی و دنیاوی تعلیم دلوانے کی غرض سے ستمبر 1989ء میں گلگت سے کراچی لے آئے۔ اسی سال **دعوتِ اسلامی** کا سالانہ بین الاقوامی **سنّتوں بھرا اجتماع** ککری گراونڈ (باب المدینہ کراچی) میں منعقد ہوا۔ ہم بھی اس میں شریک ہوئے۔ اجتماع کی **رونق** اور ذکر و دعا کی **روحانیت** دیکھ کر میں بڑا حیران ہوا کہ آج تک میں نے ایسا بارونق اجتماع نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی ذکر و دعا کی ایسی روحانی کیفیت کبھی نصیب ہوئی تھی۔ اس اجتماع میں شرکت سے پہلے یعنی میٹرک پاس کرنے تک صرف نماز پڑھتے وقت ٹوپی رکھتا تھا اور اگر کبھی نماز کے فوراً بعد ٹوپی اُتارنا بھول جاتا اور جب یاد آتا تو افسوس ہوتا تھا کہ (معاذ اللہ عزوجل) ابھی تک ٹوپی میرے سر پر ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی بَرَکت سے سر پر **سبز عمامہ** شریف سج گیا اور تادمِ تحریر اس پر استقامت حاصل ہے۔

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی برکت سے علمِ دین سیکھنے کا جذبہ ملا۔ چنانچہ میں نے 1989ء کے اَواخر میں کراچی کے ایک سُنّی دار العلوم میں داخلہ لیا۔ پھر مختلف جامعات سے حصولِ علم کے بعد 1995ء کے آخر میں دورہ حدیث کا امتحان دے کر سندِ فراغت حاصل کی اور 1996ء سے **جامعۃ المدینہ** گودھرا کالونی باب المدینہ

کراچی میں (جو کہ دعوت اسلامی کا درس نظامی کا پہلا ادارہ تھا) میں پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ تادمِ تحریر **جامعۃ المدینہ** (حیدرآباد) میں **تدریس** کے فرائض انجام دے رہا ہوں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وقتاً فوقتاً **عاشقانِ رسول** کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے **مدنی قافلوں** میں سفر کی سعادت بھی ملتی رہتی ہے۔ اپنے علاقے میں علاقائی دورہ برائے **نیکی کی دعوت** میں شرکت، بعض اوقات **مدرسۃ المدینہ** (بالِغان) میں پڑھانے اور کوئی اسلامی بھائی درس دینے والا نہ ہو تو درس دینے ورنہ سُننے کی **سعادت** حاصل ہوتی ہے۔ **مدنی انعامات** کا کارڈ بھرنے کی بھی ترکیب ہے۔ مدنی انعامات کا کارڈ بھرنے کی **برکت** سے سورۂ مُلک شریف کی تلاوت اور کئی ایسی نیکیوں پر استقامت ملی جن پر پہلے عمل نہیں تھا۔

اللّٰہ عزّوجلّ **کی امیرِ اَہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(26) یہ اعتکاف کیا ہوتا ہے!

ڈیرہ اللہ یار (بلوچستان ، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی حبیب اللہ العطاری المدنی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: مجھے تو نہ خوفِ خدا کا پتا تھا نہ عشقِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا۔ بس گناہوں بھری زندگی میں بدمست رہتے ہوئے زندگی کے دن گزار رہا تھا۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے کروڑ ہا کروڑ اِحسان کے ہمارے شہر میں

تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی کام شروع ہوا اور پہلی بار **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے (۱۴۱۶ھ۔1995ء) **شبِ بَرَاءَت** کا سنّتوں بھرا اجتماع ہوا۔ میں نے اُس میں شرکت کی۔ اجتماع میں **عاشقانِ رسول** کے داڑھی اور عمامے والے نورانی چہروں اور ان کی مَحَبَّت بھری مُلاقاتوں نے مجھے دعوتِ اسلامی سے کافی مُتأَثِّر کیا۔ مگر میں دُور ہی دُور رہا۔ ہفتہ وار اجتماع میں بھی کبھی شرکت کی توفیق نہ ملی حتّٰی کہ رَمَضانُ المُبارَك (۱۴۱۶ھ۔1995ء) کی **ستائیسویں شب** آ پہنچی، میں نے اجتماع والی مسجد میں ہونے والی **اجتماعی دُعا** میں حاضِری دی، اختتام پر اسلامی بھائیوں سے مُلاقات ہوئی اور کسی نے بتایا یہاں کچھ اسلامی بھائی اعتِکاف میں بیٹھے ہیں۔ میرے لئے یہ لفظ نیا تھا۔ اس لئے میں نے تجسُّس کے ساتھ پوچھا، **یہ اعتِکاف کیا ہوتا ہے؟** اسلامی بھائیوں نے بڑی مَحَبَّت کے ساتھ مجھے **اعتِکاف** کے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہوئے بعض **اعتِکاف کی مَدَنی بہاریں** بیان کیں۔ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** میں کئے جانے والے **اعتِکاف** کے احوال سُن کر میں نے دل میں پکّی نیّت کرلی کہ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آئندہ سال **اعتِکاف** میں ضَرور بیٹھوں گا۔ چُنانچِہ دن گزرتے گئے اور جب رَمَضانُ المُبارَك (۱۴۱۷ھ۔1996ء) کی پھر آمد ہوئی تو **آخری عشرہ** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ میں **مُعتَکِف** ہوگیا۔ دس شبانہ

روز **عاشِقانِ رسول** کی صحبت میں وہ کچھ سیکھنے کو ملا جو بیان سے باہر ہے۔

نہ پوچھو ہم کہاں پہنچے اور ان آنکھوں نے کیا دیکھا
جہاں پہنچے وہاں پہنچے جو دیکھا دل کے اندر ہے

اعتِکاف میں کسی نے درسِ نظامی (عالم کورس) کرنے کا ذہن دیا، میری سمجھ میں آگیا چُنانچِہ بابُ المدینہ کراچی آکر جامعۃ المدینہ میں داخِلہ لے لیا، حتّٰی کہ دورۂ حدیث کے بعد دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** (بابُ المدینہ) میں (۱۴۲۵ھ۔2004ء) **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے میری دستار بندی کی۔ اور تادمِ تحریر میں دعوتِ اسلامی کے ایک جامعۃ المدینہ (حیدر آباد) میں کچھ عرصہ تدریس کی خدمات انجام دینے کے بعد 12 ماہ کے مَدَنی قافلے کا مسافر ہوں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ایک ایسا لڑکا جس کو کل تک یہ بھی نہیں پتا تھا کہ **اعتِکاف کیا ہوتا ہے!** آج وہ **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ اعتِکاف کرنے کی بَرَکت سے نہ صرف عالِم بلکہ ''عالم گر'' بن گیا یعنی عالم بننے کے بعد **دعوتِ اسلامی** کے جامِعۃ المدینہ میں بحیثیت مُدرس **درسِ نظامی** کے اَسباق پڑھا کر دوسروں کو عالم بنانے والا بن گیا۔

سُنّتیں سیکھ لو رحمتیں لوٹ لو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
علم حاصِل کرو برکتیں لوٹ لو، مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آپ بھی مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوجائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول کتنا پیارا پیارا ہے۔ اِس کے دامن میں آکر مُعاشَرہ کے نہ جانے کتنے ہی بگڑے ہوئے افراد باکردار بن کر سنّتوں بھری باعزّت زندگی گزارنے لگے، نہ جانے کتنے لوگوں کو بُرے عقائد سے توبہ نصیب ہوئی۔ آپ بھی تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے۔ ان شآء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے اعلیٰ اَخلاقی اوصاف غیر محسوس طور پر آپ کے کِردار کا حصہ بنتے چلے جائیں گے۔ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اِسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سفر کیجئے۔ اِن مَدَنی قافلوں میں سفر کی بَرَکت سے اپنے سابِقہ طرزِ زندگی پر غور وفکر کا موقع ملے گا اور دِلِ حُسنِ عاقبت کے لئے بے چین ہوجائے گا جس کے نتیجے میں ارتکابِ گناہ کی کثرت پر نَدامت محسوس ہوگی اور توبہ کی توفیق ملے گی۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں زبان پر فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ دُرُودِ پاک جاری ہوجائے گا، یہ تلاوت قرآن، حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی عادی بن جائے گی، غصیلہ پن رخصت ہوجائے گا اور اس کی جگہ نرمی لے لے گی، بے صبری کی عادت ترک کرکے صابر وشاکِر رہنا نصیب ہوگا، بدگُمانی کی عادتِ بد نکل جائے گی اور حسنِ ظن کی عادت بنے گی، تکبُّر سے جان چھوٹ

جائے گی اور اِحترامِ مسلم کا جذبہ ملے گا، دُنیاوی مال ودولت کی لالچ سے پیچھا چھوٹ جائے گا اور نیکیوں کی حِرص ملے گی، الغرض بار بار راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے کی زندگی میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہو جائے گا۔ ان شآء اللہ عَزَّوَجَلَّ

میں فنکار تھا!

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنی مشہورِ زمانہ تالیف **''فیضانِ سنّت''** جلد اول کے صفحہ 851 پر لکھتے ہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! گناہوں کے دلدل میں دھنسے ہوئے ایک **فنکار** کا واقِعہ پڑھیے جسے دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** نے مَدَنی رنگ چڑھا دیا۔ چُنانچِہ **اورنگی** ٹاؤن (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: افسوس صد کروڑ افسوس! میں ایک **فنکار** تھا، میوزیکل پروگرامز اور فنکشنز کرتے ہوئے زندگی کے انمول اوقات برباد ہوئے جارہے تھے، قلب ودماغ پرغفلت کے کچھ ایسے پردے پڑے ہوئے تھے کہ نہ نَماز کی توفیق تھی نہ ہی گناہوں کا احساس۔ صحرائے مدینہ ٹول پلازہ سُپر ہائی وے بابُ المدینہ کراچی میں بابُ الاسلام سطح پر ہونے والے **تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع** (۱۴۲۴ھ۔ 2003ء) میں حاضِری کیلئے ایک ذِمّہ دار اسلامی بھائی نے **انفِرادی کوشِش** کر کے ترغیب دلائی۔ زہے نصیب! اُس میں شرکت کی سعادت مل گئی۔ تین روزہ اجتماع کے اختتام پر **رِقّت انگیز دُعا** میں مجھے اپنے گناہوں پر بہُت زیادہ نَدامت ہوئی، میں اپنے جذبات پر قابو نہ پاسکا، پھوٹ پھوٹ کر رو دیا، بس رونے نے کام دکھا دیا! اَلْحَمْدُ

لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول مل گیا۔ اور میں نے رَقص وسَرود (سَ۔رَوْ۔د) کی محفلوں سے **توبہ** کرلی اور **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کو اپنا معمول بنالیا۔

25 دسمبر 2004 کو میں جب **مَدَنی قافِلے** میں سفر پر روانہ ہورہا تھا کہ چھوٹی ہمشیرہ کا فون آیا، بھرّائی ہوئی آواز میں انہوں نے اپنے یہاں ہونے والی **نابینا بچّی** کی ولادت کی خبر سنائی اور ساتھ ہی کہا، ڈاکٹروں نے کہہ دیا ہے کہ اِس کی آنکھیں روشن نہیں ہوسکتیں۔ اتنا کہنے کے بعد بند ٹوٹا اور چھوٹی بہن صدمے سے بِلک بِلک کر رونے لگی۔ میں نے یہ کہکر ڈھارس بندھائی کہ **اِن شاءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافِلے** میں دعاء کروں گا۔ میں نے مَدَنی قافِلے میں خود بھی بَہُت دعائیں کیں اور مَدَنی قافِلہ والے **عاشِقانِ رسول** سے بھی دعائیں کروائیں۔ جب مَدَنی قافِلے سے پلٹا تو دوسرے ہی دن چھوٹی بہن کا مُسکراتا ہوا فون آیا اور انہوں نے خوشی خوشی یہ خبرِ فرحت اثر سنائی کہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **میری نابینا بیٹی مہک کی آنکھیں روشن ہوگئی ہیں اور ڈاکٹرز تَعَجُّب کررہے ہیں کہ یہ کیسے ہوگیا! کیوں کہ ہماری ڈاکٹری میں اس کا کوئی علاج ہی نہیں تھا۔** یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے بابُ المدینہ کراچی میں عَلاقائی مُشاوَرت کے ایک رُکن کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے لئے کوشِشیں کرنے کی سعادتیں حاصِل ہیں۔

آفتوں سے نہ ڈر، رکھ کرم پر نظر — روشن آنکھیں ملیں، قافِلے میں چلو
آپ کو ڈاکٹر، نے گو مایوس کر — بھی دیا مت ڈریں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنت، باب فیضان رمضان، ج ۱، ص ۱۵۸)

الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! سنّتوں بھری زندگی گزارنے کیلئے عبادات و اخلاقیات کے تعلُّق سے امیرِاہلِ سنت، شیخِ طریقت، بانیٔ دعوتِ اِسلامی حضرت علاّمہ مولانا محمد الیاس عطّارؔ قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اِسلامی بھائیوں کیلئے 72، اِسلامی بہنوں کیلئے 63 اور طَلَبۂ علمِ دین کیلئے 92، دینی طالِبات کیلئے 83 اور مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کیلئے 40 **مَدَنی اِنعامات** سُوالات کی صورت میں مُرتَّب کئے ہیں۔ **مَدَنی انعامات** کا رسالہ مکتبۃُ المدینہ سے مل سکتا ہے۔ روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے اُس کو پُر کر کے مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے **دعوتِ اسلامی** کے ذِمّہ دار کو جمع کروانا ہوتا ہے۔ اپنے گناہوں کا اِحتساب کرنے، قَبر وحَشر کے بارے میں غور وفکر کرنے اور اپنے اچھے بُرے کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کرنے کو **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں **فکرِ مدینہ** کرنا کہتے ہیں۔ آپ بھی رسالہ حاصِل کرلیجئے اگر فی الحال پُر نہیں کرنا چاہتے تو نہ سہی، اتنا تو کیجئے کہ ولیٔ کامل، عاشقِ رسول، **اعلیٰ حضرت** امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرحمٰن کی پچیسویں شریف کی نسبت سے روزانہ کم از کم 25 سیکنڈ کیلئے اُس کو دیکھ لیجئے۔ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دیکھنے سے پڑھنے اور پڑھتے رہنے سے **فکرِ مدینہ** کرنے اور اِس رسالہ کو بھرنے کا ذِہن بنے گا اور اگر بھرنے کا معمول بن گیا تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکتیں آپ خود ہی دیکھ لیں گے۔

مَدَنی انعامات پر کرتا ہے جو کوئی عمل
مغفرت کر بے حساب اس کی خدائے لم یَزَل

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

مَدَنی انعامات پر عمل کرنے والوں پر رحمتوں کی کیسی بارشیں برستی ہیں! اِس کی ایک جھلک مُلاحظہ ہو:

روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا انعام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے **مَدَنی انعامات** سے پیار ہے اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کرنے کا میرا معمول ہے۔ ایک بار میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ صوبۂ بلوچستان (پاکستان) کے سفر پر تھا۔ اِسی دَوران مجھ گنہگار پر بابِ کرم کُھل گیا۔ ہوا یوں کہ رات کو جب سویا تو قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی، **جنابِ رسالت مآب** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم خواب میں تشریف لے آئے، ابھی جلووں میں گُم تھا کہ لب ہائے مبارَکہ کو جُنبش ہوئی اور رَحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو مَدَنی قافِلے میں **روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہیں میں انہیں اپنے ساتھ جنّت میں لے جاؤں گا۔"**

شکریہ کیوں کر ادا ہو آپ کا یا مصطفےٰ
کہ پڑوسی خُلد میں اپنا بنایا شکریہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنت، باب فیضانِ رمضان، فیضان لیلۃ القدر، ج۱، ص۹۳۱)

مَدَنی مشورہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم مسلمان ہیں اور ایک مسلمان کے لئے اس کی سب سے قیمتی شے اُس کا اِیمان ہے ۔ اِس کی حفاظت کی فکر ہمیں دنیاوی اشیاء سے کہیں زیادہ ہونی چاہیے۔ امامِ اہلسنّت، عظیم البَرَکت، مجدِدِ دین وملت **اعلیٰ حضرت الشاہ مولانا احمد رضاخان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کا اِرشاد ہے: عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں جس کو (زندگی میں) سَلْبِ ایمان کا خوف نہیں ہوتا، نَزع کے وقت اُس کا ایمان سَلْب ہوجانے کا شدید خطرہ ہے۔ (الملفوظ حصہ۴ص۳۹۰ حامد اینڈ کمپنی مرکز الاولیاء لاہور)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! نیک اعمال پر اِستقامت کے علاوہ اِیمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی **''مرشدِ کامل''** سے بیعت ہوجانا بھی ہے ۔ **شیخِ** طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سلسلہ عالیہ قادِریہ رضویہ میں مُرید کرتے ہیں اور قادِرِی سلسلے کی عظمت کے تو کیا کہنے کہ اس کے عظیم پیشوا حضور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قیامت تک کے لئے (بفضل خداعزوجل) اپنے مریدوں کے توبہ پر مرنے کے ضامن ہیں۔ (بھجۃ الاسرار، ص ۱۹۱، مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ بیروت) **جوکسی کا مُرید نہ ہو اُسکی خدمت میں مَدَ نی مشورہ ہے!** کہ **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ **کے وُجودِ مسعود کو غنیمت جانتے ہوئے بلا تاخیر ان کا مُرید ہوجائے۔** یقیناً مُرید ہونے میں نقصان کا کوئی پہلو ہی نہیں، دونوں جہاں میں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہی فائدہ ہے۔

مُرید بننے کا طریقہ

بہت سے اِسلامی بھائی اور اِسلامی بہنیں، اِس بات کا اِظہار کرتے رہتے ہیں کہ ہم **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مُرید یا طالِب ہونا چاہتے ہیں۔ مگر طریقہ کار معلوم نہیں، تو اگر آپ مُرید بننا چاہتے ہیں، تو اپنا اور جن کو **مُرید یا طالب** بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام، ایک صفحے پر ترتیب وار بمع ولدیت و عمر لکھ کر **عالمی مرکز فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی کراچی ''مکتب مجلس مکتوبات وتعویذاتِ عطّاریہ''** کے پتے پر روانہ فرمادیں، تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی **سلسلہ قادِریہ رَضویہ عطّاریہ** میں داخل کرلیا جائے گا۔ (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

E.Mail : Attar@dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیتِ ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے اِبتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-579-777-8
0101175
MC 1266

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net